

# کتاب کا نام

القول المعتمد ان سيدنا معاوية مجتهد

تحقيق سمير القادري الحنفی

ترتيب نعمان علي عطاري

مسلك حق الاسلام وجماعت

# پیشی لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قارئین آجکل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے عام سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے لیے کچھ لوگ طرح طرح کے ہر بے استعمال کر رہے ہیں۔ ہم نے فیس بک پر دیکھا کہ کچھ لوگ لفظ بغاوت کو لیکر خال المؤمنین کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ حقیقت کہ بالکل برعکس ہے تاریخ دمشق ج ۵۹ میں یہ روایت سند صحیح کے ساتھ موجود ہے کہ سیدنا امیر معاویہ قصاص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مطالبہ کر رہے تھے اور جو ہم نے اس کے اندر اسکیں لگائے ہیں وہ اسی کو واضح کر رہے ہیں انشاء اللہ قارئین اس کو پڑھ کر بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں یہ صرف امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے

# امام ابو بکر اسماعیلی لکھتے ہیں آئمہ حدیث صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور بُری باتیں ان پر نہیں تھوپتے

اعتقاد ائمة الحديث

## الرازق الله

وإن الله تعالى يرزق كل حي علوق رزق العذاء الذي به قوام الحياة ، وهو يضمه الله لمن ألقاه من خلقه ، وهو الذي يرزقه من حلال أو من حرام ، وكللت رزق الزينة الفاضل عما يحيا به .

## الله خالق الشياطين ورسولهم

ويؤمنون بأن الله تعالى خلق الشياطين لئلا يفسدوا للأمنين ويخدعهم ويفرغهم ، وأن الشيطان يخطئ الإنسان .<sup>(١)</sup>

## الحر والسحر

وأن في الدنيا سحرة وسحرة ، وأن السحر واستعماله كفر من فاعله ، معتقدا له ، ناعما ضارا بغير إذن الله .

## مجانة البدعة

ويرون مجانبة البدعة والآثام ، والفقر ، والتكبر ، والمعجب ، والخيانة ، والدغل ،<sup>(٢)</sup> والسعاية ،<sup>(٣)</sup> ويرون كف الأذى وترك الغيبة إلا لمن أظهر بدعة وهو يدعو إليها ، فالقول فيه ليس بغية عندهم .

## تعلم العلم

ويرون تعلم العلم وطلبه من مظانه ، والحد في تعلم القرآن وعلومه وتفسيده ، وسماح من الرسول ﷺ وجمها والتفقه فيها ، وطلب آثار الصحابة .

## الكف عن الصحابة

والكف عن الوقعة فيهم ، وتناول القبح عليهم ، ويكلوهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عز وجل .

(١) كما قال تعالى : الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من البرة ٢٧٥ .

(٢) الدغل : هو الذي يجرى الشر ، النظر لكتاب الله ٢ / ٧١ .

(٣) السعاية والسبحة بين الناس .

# صحابہ کے بارے میں اپنی زبان بند رکھو

## اعتقاد ائمة الحديث

أبو بكر الإسماعيلي

دعاگو

نعمان عطاری



امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے ساتھ حق ظن رکھا جائے اور جو ان کے آپسی معاملات تھے اس میں پڑنے سے بچا جائے

ويتوجه في هذا الحديث الكلام في دماء الصحابة وقتالهم . وللناس في ذلك غلو وإسراف ، واضطراب من المقالات واختلاف . والذي عليه جماعة أهل السنة والحق :

- (١) أبو داود ، ك الفتى ، ب النهى عن القتال في الفتنة رقم (٤٢٤٨) .
- (٢) من ح .
- (٣) البخاري ، ك النيات ، ب قول الله ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا ﴾ ٩ / ٥ .
- (٤) من ح .
- (٥) الأنعام : ٧٩ .
- (٦) سبق في ك الإيمان ، الأحاديث من (٢-٣ - ٢-٨) .

٤٢٢ كتاب الفتى / باب إذا تواجبه المسلمان بسيفيهما

قيل: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَذَا الْقَاتِلُ ، فَمَا بَالُ الْقَتُولِ ؟ قَالَ : « إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ » .

حسن الظن بهم والإسك هما شجر بيتهم ، وطلب أحسن التأويل لفعلهم ، وأنهم مجتهدون غير قاصدين للمعصية [ والمجاهرة ]<sup>(١)</sup> بذلك ، وطلب صحت<sup>(٢)</sup> للدين ، بل كل عمل على شاكلته ، وبحسب ما أدته إليه اجتهاده ، لكن منهم للخطي في اجتهاده ومنهم المصيب ، وقد رفع الله [ الحصر ]<sup>(٣)</sup> الحرج عن المجتهد المخطئ في فروع الدين ، وضعب الأجر للمصيب . وقد وقف الطبري وغيره عن تعيين الحق منهم .

وعند الجمهور إن عليا وأتباعه مصيبون في ذنبهم عن الإمامة ، وقتالهم من نارهم فيها ، إذ كان أحق الناس بها وأفضل من علي وجه الدنيا حيث لا غيره تأول وجوب القيام بتغيير الزك في طلبه قتلة عثمان الذين في عسكر علي ، وأنهم لا يقطعون<sup>(٤)</sup> بيعة ولا يعتقدون<sup>(٥)</sup> إمامة ، نقضوا ذلك ولم يطلبوا سوى ذلك ، ولم ير هو دفعهم ، إذ الحكم فيهم للإمام وكانت الأمور لم تستقر استقرارها ، ولا اجتمعت الكلمة بعد وفيهم عدد ، ولهم شوكة ومنعة ، ولو أظهروا تسليمهم أولا والقصاص منهم لاضطرب الأمر ، وأبى الحيل ، ومنهم جماعة لم يروا الدخول في شيء من ذلك ، محتجين بنهي النبي ﷺ عن التلبس بالفتن ، والنهي عن قتال أهل الدعوة ، كما احتج به أبو بكر في كتاب مسلم في هذا الحديث على الاحتف ، وعذروا الطائفتين بتأويلهم ، ولم يروا إحداهما بأحية فيقاتلوهما . وأما غير أهل الحق فلهم في ذلك مقالات بشعة شنيعة يستغنى عن ذكرها .

شرح صحيح مسلم للقاضي عياض  
المستعنى

إحكام المعلم بفوائد مسلم

لإمام الفاضل عياض بن موسى بن عياض بن يحيى  
ت ٥١٤ هـ

تحقيق  
الدكتور يحيى بن عياض

الجزء الثامن  
دعاگو  
نعمان عطاری

# مجدد الف ثانی

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ عمر بن عبد العزیز؟

تو فرمایا نبی پاک ﷺ کی معیت میں جو امیر

نقل کرتے ہیں

معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہونے والی گرد بھی کٹنی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے

جلد اول

187

اردو ترجمہ کتابات جلد اول حصہ دوم

## مکتوب نمبر (۶۶)

یہ مکتوب بھی خان اعظم کی طرف صادر فرمایا۔

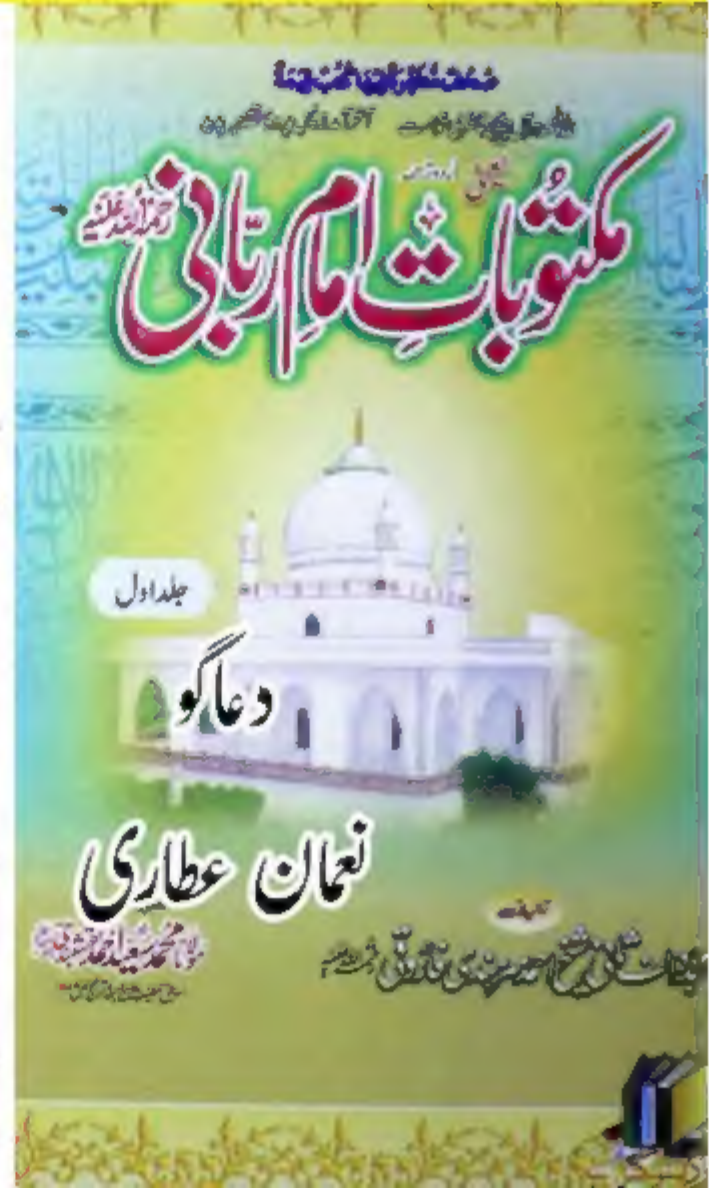
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی مدح و ثنا اور اس طریقہ صحابہ کرام ان کے صاحب اور ان پر صلوة و سلام کے ساتھ مناسبت اور صحابہ کرام کی باقی تمام دوسروں پر فضیلت کے بیان ہیں اگرچہ پلوئس قرنی یا عمر بن عبد العزیز مرد والی ہی کیوں نہ ہوں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰی

حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ سرانجام کا طریقہ نہایت کے ابتداء میں اندراج پر مبنی ہے۔ اور یہ طریقہ بعینہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں (صحابہ کرام) کو حضور سرور عالم و علیہم الصلوٰات والتسلیمات کی پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ بصر آ گیا کہ اولیاء امت کو نہایت اہلیت میں جا کر اس کا کمال کا تھوڑا سا حصہ ہاتھ آتا ہے۔ لہذا وحشی رحمۃ اللہ علیہ قائل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسے ایک ہی مرتبہ ابتداء اسلام میں صحبت سید اولین و آخرین علیہ علی آلہ الصلوٰات والتسلیمات کا شرف نصیب ہوا۔ پلوئس قرنی سے جو خیر الالبین سے افضل قرار پایا۔ اور وحشی کو حضور خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰة والسلام کی بول صحبت میں جو کچھ بصر آ پلوئس قرنی کو اپنی خصوصیات کے باوجود انتہاء میں میسر نہ ہوا۔ تو لازمی طور پر زمانوں میں بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ کل غم نے دوسروں کو بھیس ڈال دیا ہے۔ اور ان کے درجے کی دوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مبارک قدس سرہ سے سوال کیا: ”امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبد العزیز؟“ تو آپ نے جواب دیا ”وہ مبارک جو حضور علیہ الصلوٰة والسلام کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہو اور وہ کسی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہو کہتر ہے تو ناچار ان حضرات کا سلسلہ سلسلہ الذہب قرار پایا۔ اور اس طریقہ (نقشبندیہ) عالی کی فضیلت و بزرگی دوسرے تمام سلسلوں پر صحابہ کرام کے زمانے کی دوسروں کے زمانہ پر فضیلت کی طرح مضبوط دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔

وہ جماعت جسے آقا زہی میں کمال فضل سے حصہ ملا کر دیا گیا ہو ان کے کمالات کی حقیقت پر دوسروں کا





محدث امام ابو زور نے اسے کہا کہ معاویہ کا رب

کرم اللہ وجہہ الکریم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رب رحیم ہے اور معاویہ کا دے مقابل (علی) کریم ہے  
تو ان دونوں کے درمیان کیوں گھستا ہے

نا یخین بن یوسف الزمری (۱) قال :

رایت علی بن ابی طالب فی المنام فقال لی : یا یخین ، ادع لی معاویة ، فقلت : یا امیر المؤمنین ، وما تصنع بمعاویة ؟ قال : أزوجه ابنتی ، وأتزوج ابنته ، وذكر كلاماً ، قال یخین بن یوسف : فحدثت به عیسی بن یونس فاستحسنه .

أخبرنا أبو القاسم زاهر بن طاهر ، أنا أبو الحسن عُبَید اللہ بن مُحَمَّد بن إسماعیل بن مُحَمَّد بن یخین بن مندة ، أنا أبو بکر عبد المیز بن عبد الواحد بن مُحَمَّد بن مُنْدة (۲) ، قال : قال أبو علفی شعبة الحافظ أحمد بن الحسن قال أبو القاسم ابن أخي أبي روعة الرازي (۳) :

جاء رجل إلى علفی أبي روعة فقال له : یا أبا روعة ، أنا أبغض معاویة ، قال : لِمَ ؟ قال : لأنه قاتل علی بن ابی طالب ، قال : فقال له علفی : إن رب معاویة رب رحیم ، وخلف معاویة خصم کریم ، فأبش دخولک أنت یتهما - رضي الله عنهم أجمعین - .

أخبرنا أبو الحسن بن فیس - نا - وأبو منصور بن خیرون ، أنا - أبو بکر الخطیب ، أخبرني الحسن بن مُحَمَّد الخلال ، نا عبید اللہ بن عثمان الصفار ، نا أبو القاسم إسماعیل بن إبراهیم بن أدرة القفیع ، حدثني أبي قال : حضرت أحمد بن حنبل وسأله رجل عما جرى بین علی ومعاویة ، فأعرض عنه ، فقل له : یا أبا عبید اللہ ، هو رجل من بني هاشم ، فأقبل عليه فقال : اقرا : ﴿ تلك أمة قد خلت ، لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ، ولا تسألون عما كانوا يعملون ﴾ (۴) (۵) .

أخبرنا أبو الحسن السلفی ، أنا أبو الحسن بن ابی الحديد ، أنا حدي ، أنا أبو الدجاج ، نا أحمد بن عبد الواحد ، نا أحمد بن كثير ، عن الأوزاعي (۶) قال :

سأله رجل الحسن بن علی وعثمان ، فقال : كانت لهذا سابقة ، [لهذا سابقة] (۷) وكانت

(۱) بدون [عجم بالاصل رد] ، وارد ، وم ، ورفقا فی م شبه ، والصواب ما أثبت ، ترجمت فی لسان الکامل ۲۶۱ / ۲۶۹ .

(۲) رواه ابن کثیر فی البیة والنهاية ۱۳۹ / ۸ من طریق ابن عساکر .

(۳) رواه ابن کثیر فی البیة والنهاية ۱۳۹ / ۸ .

(۴) رواه الذہبی فی سیر الأعلام ۱۴۲ / ۳ من طریق ، وابن کثیر فی البیة والنهاية ۱۳۹ / ۸ .

(۵) زیادة النصفا السیاق من سیر الأعلام والبیة والنهاية .

تاریخ  
ملک ہند مشرقی

وذكر فضلها وتسمية من عاصم الاماكن أو امتاز

بخواصها من وادعها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبو القاسم علي بن الحسن  
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساکر

۷۹۹ هـ - ۵۷۱ هـ

دراسة وتحقيق

مجمع المؤلفين والكتاب

مجموعة التابع والخسوف

معالي - مغيث

دار الفكر

الطبعة الأولى ۱۴۰۰ هـ

دعا کا طالب  
نعمان عطاری



امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں برحق نظر جس پر اہلسنت قائم ہیں وہ یہ ہیں کہ صحابہ کرام کے مابین ہونے والے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ مجتہد تھے

بیان المعانی والأحكام: قوله: «النصر هذا الرجل» يعني: علي بن أبي طالب، رضي الله عنه، ووقع في رواية الإسماعيلي يعني: علياً، ووقع البخاري في الفتن: «أريد نصرة ابن عم رسول الله ﷺ». وقال الكرماني: وقيل: يعني عثمان، رضي الله عنه، قلت: هذا بعيد، ويرد ما في الصحيح. قوله: «إذا تلقى المسلمان سيوفيهما» وفي الرواية الأخرى: «إذا توجه المسلمان»، أي: إذا ضرب كل واحد منهما وجه صاحبه، أي: فاته وجملته. قوله: «والقاتل والمقتول في النار» قال عياض وغيره: معناه إن جازعما لله تعالى وعابيهما كما

عقیدہ اہلسنت صحابہ کرام کے درمیان  
جو معاملات ہوئے اجتہاد پر مبنی تھے

الحديث، والحديث الذي ذكره في الصحيح... الحديث، وقال هؤلاء: لا يقتل، وإن دعوا عليه وطلبوا قتله، وإن لم يدعوا عليه لم يقتل، لأن الطالب مقول، وهذا مذهب أحد بكة وغرة، وغرة طوائف، أحد سجد مثله عبد الله، سجد

قال الأولون لظهور الفساد واستطالوا، والحق الذي عليه أهل السنة الإمساك عما شجر بين الصحابة، وحسن الظن بهم، والتأويل لهم، وأنهم مجتهدون متأولون لم يقصدوا معصية ولا محض الدنيا، فمنهم المخطيء في اجتهداه والمصيب، وقد رفع الله الحرج عن المجتهد المخطيء في الفروع، وضعف أجر المصيب، وتوقف الطبري وغيره في تعيين المحقق منهم، وصرح به الجمهور وقالوا: إن علياً رضي الله عنه، وأشياعه كانوا مصيبين إذ كان أحق الناس بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حينئذ.

بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حينئذ.





اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں امیر معاویہ اول ملوک اسلام ہیں کیونکہ اس کا اشارہ توہات مقدس میں موجود ہے اور ان کی سلطنت رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے ان سے دشمنی رسول اللہ سے دشمنی ہے ان کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے۔

حضرت امیر مجددیہ قیام الملک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے قیام پر شاہد ہیں، اسی کی طرف قرآن مجید میں اشارہ ہے کہ:

مَوْلَانَا یَسُکُتُوْا وَهَآؤُلَآءِیْہِمْ قَدْ کُذِّبُوا بِالْاَعْمَارِ۔

ہوئی کی آخر قریباً مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک میں پیدا ہوا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔  
(تو اسیر صفحہ ۶ کی یاد دہانی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو غیر حمزہ رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم اعلیٰ یوم الدین کو خلافت کر دیا اور تمہارے کان میں (عقلہ کے رسول نے) چپ چاپ ایک دیا کہ اصحابی سے دہائی سر ہو  
اور آیت میں خمیرہ حد کے صدیق الیٰہ لوگوں کے سوا اور دوسرے صحابہ (جو حق تعالیٰ کے اسے خوارج (اور اسے رافضی)  
و ختم ہو گئے۔ اور عیاذاً باللہ (ختم) نہیں) میں سے یاد کرنے لگے (اور شوخی جانتے سے) نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی اور حیثیت  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی ہے اور اس کی ایذا حق جہاد و تعالیٰ کی ایذا (اور جہنم کا داغی تہاب جس کی سزا  
مگر اسے اللہ احمق کی رحمت واپس دے اور عقلی حیات اس پاک فرقہ کی سنت و جماعت پر جس نے تیرے محبوب صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب ہم نفسوں اور کلمات صحبت کے کل چیزوں کو (جیسا پیش کشی استیفاء کے بغیر) انہم تعظیم و ایصال  
(اور نظر غمخیز و توہر) سے (بکرا پناہ شہادہ و دار (اپنی خلافت و دشمنی) کو کیا اور سب کو پناہ و دولت کے ستارے اور قلب حریت کے

حضرت امیر معاویہؓ کو ہلکے اسلام اور سلطنت محمدیہ کے کھلبے بادشاہ ہیں اسی کی طرف تو راہِ مقدس میں اشارہ ہے کہ مولدہ بطنکۃ ومہاجرۃ طویۃ و صلبکۃ بالنباشہ۔

دو نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں پیدا ہو گا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔  
(تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) وغیرہم رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم ائی یوم الدین کو خدایا اور تمہارے کان میں (اللہ کے رسول نے چپ چاپ) کہہ دیا کہ اسبابی سے ہماری مراد  
اور آیت میں خمیر ہمد کے مصداق ان لوگوں کے سوا (اور دوسرے صحابہ) ہیں جو تم ان کے اسے خواہج (اور اسے روا نفس)  
دشمن ہو گئے۔ اور عیاذ باللہ (انہیں) امن ملے سے یاد کرنے لگے (اور شو مئی بخت سے) نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی، درحقیقت  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی سے اور ان کی ایذا حق تبارک و تعالیٰ کی ایذا (اور جہنم کا دائمی عذاب جس کی سزا

سبحانہ! کہ صاحبہ صلی علیہ وسلم میں سے ایک شخص نے یہ شعر پڑھا: "میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری شہادت دے گا، میں اسے دس سال کی عمر تک عطا کروں گا۔" (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب ۱۲، حدیث ۱۰۶۰)۔ اس میں اس کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کی تعریف، کثرت

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

29

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

دعا کا طالع  
پاکستان (۵۴۰۹۰)  
نجمان عطاری



حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں  
 اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی  
 اختلافات کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے

۹۷۔ کتاب الفتن

۳۴

جہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من  
 ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، وانفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من  
 الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأتهم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد عفا  
 الله تعالى عن الخطيئة في الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجراً واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتي بيانه في  
 كتاب الأحكام ، وحمل هؤلاء الوحيد المذكور في الحديث على من قاتل بعير تأويل سائق بل بمجرد طلب الملك ،  
 ولا يرد على ذلك منع أبي بكر الأحنف من القتال مع علي لأن ذلك وقع عن اجتهاد من أن يحسب أنه أداه إلى  
 الامتناع والمنع احتياطاً لله ولحقه ، وسيأتي في الباب الذي بعده مزيد بيان لذلك ان شاء الله تعالى ، قال  
 الطبري : لو كان الواجب في كل اختلاف يقع بين المسلمين الحرب منه بلزوم المقاتل وكسر السيوف لما أقبح حد ولا  
 أبطل باطل ، ولوجد أهل التسوق سبيلاً إلى ارتكاب المحرمات من أخذ الأموال وسفك الدماء ومنع الحرم  
 بأن يأمروهم ويكتب المسلمون أديب عنهم بأن يقرروا هذه قتلة وقد تنبأ عن القتال فيها وهذا عاقبة للأمر بالأخذ

دعا کا طالب  
 نعمان عطاری

فَتْحُ الْبَارِي

شرح صحيح الإمام أبي بكر بن عبد الله بن محمد بن عثمان بن أحمد بن علي بن حجر

الإمام الحافظ  
 أحمد بن علي بن حجر  
 العسقلاني  
 ۷۷۳ - ۸۵۲

تمام صحابہ کرام مجتہد تھے اس لیے  
 ان جنہوں نے اجتہاد پر غلطی کی ان کو ایک اجر ملے گا

۹۔ کتاب الفتن

۳۴

جہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من  
 ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، وانفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من  
 الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأتهم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد عفا  
 الله تعالى عن الخطيئة في الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجراً واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتي بيانه في

وہم کتب و  
 داسر اہل  
 بکرا

فأخرج الطبري بسند صحيح عن محمد بن عبد الرحمن بن عمرو بن جبران قال : قلت له رأيت أمثال الأحكام  
 ما كان قال : سميت الأحنف قال : حينئذ فإذا الناس يمشون في وسط المسجد - يعني النبوي - وهم على الرء  
 وظلمة وسد إذ جاء عثمان ، فذكر قصة متشابهة لهم في ذكر مناقبه ، قال الأحنف : فقلت لطلحة والزبير فقلت  
 أن لا أرى هذا الرجل - يعني عثمان - إلا مقتولاً ، فن تأمرائي به ؟ قال : بل ، فقدمنا مسكة فقلت عائشة و

الكتب السنية



معاملہ ہوا اس میں ان کا طریقہ اجتہاد تھا اور ان میں سے کوئی بھی باطل پر نہیں تھا

تمام صحابہ کرام  
عادل ہیں

دعا کا طالب  
نعمان عطاری  
مقدمہ  
ابن خلدون

فلسفہ تاریخ تمدن، موارد تمدن پر جامع بحث  
اور بصیرت افزا روز تاریخ نکات کا بیان

فقہ کے زمانے میں صحابہ کا طریقہ حق و اجتہاد تھا جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان فقہ نے سرائی اٹھائی جو مصیبت کا لازمی نتیجہ تھا تو اس میں بھی صحابہ کرام کا طریقہ حق و اجتہاد تھا ان کی باہمی جنگ کسی انونی غرض سے یا باطل کو ترجیح دینے کے لیے یا کینہ و عداوت کی وجہ سے نہ تھی جیسا کہ بے ادب اور وہی حضرات گمان کرتے ہیں اور بے دین و محمدی رائے قائم کر لیتے ہیں لیکن حقیقت میں بات یہی تھی کہ حق میں ان کا اجتہاد مختلف تھا اور اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق ہر ایک دوسرے کو غلطی پر سمجھتا تھا اور وہ حق ہی کے لیے لڑتے تھے اگرچہ حضرت علیؓ کا اجتہاد صحیح تھا اور حضرت معاویہؓ کا اجتہاد غلط تھا۔ تاہم جنگ پر حضرت معاویہؓ باطل کے ارادے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے سے قائم تھے۔ یہی حال اس زمانہ کے تمام مسلمانوں کا تھا کہ اپنی اپنی رائے کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جھکا ہوا نہ تھا فرق اتنا تھا کہ کسی کا اجتہاد صحیح تھا اور کسی کا غلط اور مجتہد کو غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔

نفس اکبر



عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں گستاخ صحابہ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر مولوی بنے ہوئے ہیں ورنہ زمانہ سلف میں حضرت امیر معاویہ پر طعن کرنے والا غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفتح کاغذیں

13

بیت

کی طہارت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاص اور اولیاء کا طہین کے مقام کی حقیقی محافظ و پاسان ہے مگر دور حاضر کے اہل سنت و جماعت کی مذہبی کمزوری اور دین سے لاتعلقی کی بنا پر، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ نہ صرف خود کو سنی کہلا، جہاں، کلا، سندھ، سرحد، مولوی اور ان کے مساجد بنے ہوئے ہیں، ورنہ زمانہ

الفتح کاغذیں

13

بیت

کی طہارت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاص اور اولیاء کا طہین کے مقام کی حقیقی محافظ و پاسان ہے مگر دور حاضر کے اہل سنت و جماعت کی مذہبی کمزوری اور دین سے لاتعلقی کی بنا پر، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر، مولوی اور ان کے مساجد بنے ہوئے ہیں، ورنہ زمانہ سلف میں حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن کرنے والا گستاخ اور غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسماء الرجال کی مشہور کتاب میزان الاعتدال،

ج 1 ص 6 پر لکھتے ہیں۔

”زمانہ سلف میں غالی شیعہ وہ سمجھا جاتا تھا جو حضرت عثمان، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام پر نکتہ چینی اور ان کی بد گوئی کرتا تھا۔“

اِنَّ اَوْلٰى حَقٍّ لِّسُنَّةِ الْاَمَّةِ فَقَوْلُوا لَعَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

معاذ

فہم علی حقیقتی

شیخ الشیخ

# سینا امیر معاویہ

اہل حق کو  
نظر میں

فضائل القرآن حدیث

اکابر اہل سنت کے نظریات

مطالعن کا تحقیقی راز

عزیز پیر محمد سنن شہیدی

بخش دیا گیا (کیمیائے سعادت ص 701)

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُونُ آلِهَةً مِمَّا دُونَكَ إِلَّا إِذْ يَقُولُونَ حَسْبُكُمْ آلِهَتُنَا وَالْأَسْوَاقُ ﴾

”یہ تو کون۔ کہ ان لوگوں کو طرح طرح کی دوا میں دے دے گئے مگر وہ اپنے دوا دہندگان کے ہمراہ آئے ہیں۔ انھیں رقی دیا جا رہا ہے۔ اس چیز پر خوش ہیں مگر اپنے فعل سے انھیں حاکم ہے۔“

خواب کے ذریعہ غمزدوں کے معلوم ہونے والے حالات .

جنتب سید المرئیں صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں ایک امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے غافل تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کوئی غلام سردی ہوئی؟ آپ نے فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ میری اپنی اہلیہ کو بوسہ دے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ میری بیوی کا بوسہ نہیں دیتا۔ اولیٰ ہے۔ میری حضرات سے ایک راجدیکہ (جنس) میں دو گزہ نہیں کاٹا جاتا اگرچہ وہ سبوں سے کہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت تھی۔ ان کے صحنے کے بعد میں نے چاہا کہ انھیں خواب میں دیکھوں۔ میں بھر میں نے دیکھا کہ انھیں لی رہے ہیں۔ فرماتے گئے کہ اب فراغت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم نہ ہو تو یہی غلو تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو خواب میں دیکھا۔ دوسری آگ میں جل رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ کہنے لگے کہ وہ اب میں جلا رہتا ہے۔ میری عمر کے دن جو غلہ حضور ﷺ پر ہوا ہے۔ تھے اور ان کی قبر ولادت سے مجھے

خوفی بھلی تھی اور اس خوفی میں میں نے غلام آزاد کیا تھا اس لیے اس رات مجھ پر خطاب نہیں ہوا کہ حضرت عمرؓ  
میں سے اس طرح فرمایا جس کے میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ  
آپ کے پاس بیٹھے تھے اور میں بھی اس مجلس میں حاضر تھا امامک حضرت علیؓ اور حضرت مصعبؓ بیٹے کو حاضر کیا گیا  
اور انھیں ایک مکان کے اندر داخل کر کے دروازہ بند کر دیا کہ میں نے حضرت علیؓ کو کراہ دیا کہ وہ کہہ دے کہ میں نے  
نکلتے اور فرماتے گئے: غصی لی ورت الکعبۃ یعنی رپ کعبہ کی قسم میرا حق خلافت ہے۔ پھر حضرت امیر مصلحینؓ  
باز فرمایا: اے اللہ اور فرمایا: غصی لی ورت الکعبۃ تنفی میں علیؓ دیا گیا۔ حضرت ابی ہریرہؓ حضرت حسینؓ کی  
شہادت سے کل ایک روز سو گرائے دیکھنے گئے ﴿اللہ والہ والہ وایحیی﴾ لوگوں نے وجہ پوچھی تو دیکھنے گئے کہ  
حضرت حسینؓ بیٹے کو کل کر دیا گیا تو انھوں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرماتے گئے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو  
خواب میں دیکھا غصی سے بھرا ہوا گلاں آپ کے پاس ہے فرمایا اے ابی ہریرہؓ دیکھا میری امت نے میرے ساتھ کیا  
کہا؟ میرے بیٹے کو کل کر دیا یہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا حق ہے۔ میں وہ فرمایا کہ لیے اللہ کے حضور جا دیا  
مصلحین چاہیں دن کے بعد حضرت حسینؓ کے کل کی خبر آجی۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ نے  
خواب میں دیکھا کہ آپؐ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ مجھے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ میں اس کو

# کمپائے سعادت

حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالي

پیشکش نعمان عطاری









ملا علی قاری فرماتے ہیں معاویہ عدل اعلیٰ فضل اور بخیار صحابہ میں سے ہیں یہی بات ان کے درمیان جو جگہیں ہوئیں وہ سارے معاملات اجتہاد پر مبنی تھے اور وہ سب اپنے اجتہاد کو درست اور جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ان صحابہ کو مجتہدانہ مرتبہ حاصل تھا

معاویہ عنکبوت اور مجتہدانہ مرتبہ

افضلیت صحابہ  
شرح مسند ابوسعید  
سب سے افضل خلفاء و ائمه  
کے بعد حضرت ام قاروق  
و تمام صحابہ ہیں جس کو مشرک  
مشرک نہ سمجھا۔ میں اس کے بعد وہ انصار صحابہ ہیں۔ وہ اس مرتبہ بیت  
میں سے کوئی بھی نہیں لے لیتے آپ  
کہ درست سمجھتا تھا

واضح رہے کہ حضرت معاویہ عدل و اہل فضل اور بخیار صحابہ میں سے ہیں، ان کے بارے میں کوئی بھی برا خیال رکھنا یا ان کی شان میں کوئی بھی ایسی بات کہن جو مرتبہ صحیبت کے منافی ہو، اسی طرح مسموع ہے، جس طرح دوسرے صحابہ کے بارے میں۔  
یہ بات کہ بعض صحابہ مولد کے درمیان جو باہمی نزاع ہوا، یا باہمی جنگ و جدال کی نوبت آئی، تو اس پر بحث و تمحیص کرنا اور اس سے کوئی نتیجہ نکال کر کسی کی تنقیص کرنا ہمارا مقام نہیں۔

وہ سارے معاملات ان کے اپنے اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحابی ایسا نہیں تھا جس نے ان معاملات میں نفسانی تقاضوں، یا دنیاوی اغراض کے تحت شرکت کی ہو۔ وہ سب صحابہ اپنے اپنے موقف کے درست اور جائز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے، اور اپنی باتوں و تنازعات کی تاویل کرتے تھے، چونکہ ان صحابہ کے مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا، اور مسئلہ میں ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھنے کا حق رکھتے تھے، اس لئے ان کے ان تنازعات کی بناء پر ان میں سے کوئی عدول کے مرتبہ سے خارج نہیں ہوگا، اور نہ اس کی حیثیت و مقام میں کوئی نقص آئے گا۔ کیونکہ ان صحابہ کے مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کے بعد آئمہ مجتہدین کو مسائل میں مجتہدانہ مرتبہ حاصل رہا۔ اہل سنت والجماع کا مسلک یہ ہے کہ ان کے بارے میں زبان کھولتے وقت حق درجہ جائے، ان کے حق میں منہ سے وہی بات نکالی جائے جو تریف اور بھلائی کی ہو۔

انجام علی عطاری 11

KitaboSunnat.com

**For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar**



مستحق تمام رسول صبری ٹھہرتے ہیں جہود مسلمین کا اتفاق ہے کہ مولا علی و معاویہ کے درمیان جو جنگیں ہوئیں  
 علی حق پر تھے اور معاویہ کی خطا اجتہادی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم (جلد دوم) B38 ۵۶۔ کتاب الجہاد

اس کی اور اگر امام ان باتوں سے لال کرے تو مسلمان اس کی حمایت میں قاتل نہ کریں  
 اور جو فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا مذہب باطلی ہے اور اہل علم کے نزدیک یہی  
 حق ہے اس کی حمایت میں قاتل نہیں کیا وہ اس پر جہاد نہیں ہوئے اور انہوں نے ان لوگوں کو  
 شریعت سے منحرف کر دیا

جہود  
 مسلمین  
 کا اتفاق ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی  
 جس پر آپ لہر کے مستحق ہیں

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

۱۰۳۳ھ

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے

میں کہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ بعض صحابہ نے اس جنگ میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کا ساتھ نہیں دیا لیکن اس  
 سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے کہ حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کی حیثیت برابر تھی کیونکہ جہود مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس  
 مناقشہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے صائب تھی اور وہ ظیفہ برحق تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجتہادی خطا لاحق ہوئی تھی لیکن وہ  
 اس میں اپنے اجتہاد کی وجہ سے معذور ہیں علامہ مہلب نے جو یہ لکھا ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کا  
 مخالف باطلی ہے اور اہل علم کے نزدیک یہی مصیبت میں ہوتا ہے۔ علامہ مہلب کے اس قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک  
 حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کی حیثیت برابر تھی جب کہ یہ صحیح نہیں ہے اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ ہم علامہ مہلب  
 کی اس غلطی سے قاریں کو آگاہ کریں۔

وَأَنَّ تَحْسِينَ عَمَلِكُمْ لِيَفْتَنَنَّ اللَّهُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا

بَعْدُ الْبَابُ

نعمان علی عطاری

شرح صحیح البخاری

جلد پنجم

الحدیث: ۱۰۹۰

کتاب الاساقۃ، کتاب فی الاستسراض، کتاب التخصیص، کتاب  
 کتاب الشکر، کتاب الارض، کتاب التہن، کتاب الکواثر  
 کتاب الشہادت، کتاب الشیخ، کتاب الفرد، کتاب

تصنیف

علامہ غلام رسول

شیخ الحدیث، علامہ غلام رسول

ناشر

فرید کتب خانہ

# امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

مفردات القرآن جلد ۱ 129

بغی: بغی کرنا ہے۔ یہ غلبہ کی حد ہے۔ جس کے معنی کسی پندیرہ چیز کی طرف دل کا مائل ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بعض (من) الشیء بغیاً وبعثاً (ن) بعضہ قرآن پاک میں ہے۔ ﴿وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈال دے۔ اور حدیث پاک میں ہے ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَنْ عَادَى الْفِتْنَةَ فَقَدْ عَادَى الْقِيَامَ﴾ (۹۱:۵) یہ پہلے ہی طاب لہا رہے ہیں۔ ﴿يَعُونُكُمُ الْوَيْفَةُ﴾ (۳۷:۹) تم میں نساؤ و نساء کی عرض ہے۔ بغی: دوسم پر ہے۔ محمود یعنی حد و عدل و انصاف سے تجاوز کرنا ہے۔

بغی: دوسم پر ہے۔ محمود یعنی حد و عدل و انصاف سے تجاوز کرنا ہے۔

## ب غ ی

البغی: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بغی کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

﴿وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب



بغضاء کران پال میں ہے۔

﴿وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب



**اسماء بنت ابی بکر**





# امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

﴿مفردات القرآن ج ۱﴾ 129

بغض اور ہٹا کے ہیں۔ یہ خبث کی صمد ہے۔ جس کے معنی کسی پندیدہ چیز کی طرف دل کا مائل ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بعض (من) الشیء بغضاً وبعصاً (ن) بغضاء قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

**حضرت معاویہ حضرت عثمان کا قصاص طلب کر رہے تھے**

یہ لفظ باغی کے معنی ہیں۔

یہاں اور تو میں احسان رکھ لیتا ہے۔

**ب غ ی**

الْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْيٌ کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

﴿وَالْمَعْرُوفُ مِنَ الرُّبُوبَةِ الْحَلَالُ بِهٖ الْحَرَامُ مِنْ رِجْعٍ (ق) طس۔ من عسر۔ لا تعجز مسلمان﴾ (الفتح الكبير ۹: ۸۲-۸۳)۔



بغضاء قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵)

اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دی ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب

امام نووی فرماتے ہیں اصحاب (شافعیہ) متفق ہیں باغیوں کو  
فاسق نہیں کہا جائے گا لیکن وہ مخطی ہیں اور نہ ہی گناہگار کہا جائے گا

۳۱

من بقى الى

حکمت  
زنجبیل  
کک  
دہ  
کور  
امتیح  
وشہ  
الہ  
شی  
کام  
مری  
کک  
ملک  
میل  
الہ  
اندہ  
سلا  
سلا  
ون  
نشر

ذلك ما كنا نبنى (وافق أصحابنا على  
البناء اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم  
بناء ليسوا فاسقا لكنهم مخطئون في شبهتهم  
وتأيلهم واختلف أصحابنا في أنهم عصاة  
أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فاسقة ومن  
قال يعصون قل ليست كل معصية فسقا  
والبغي في الالة التمدى والاستطالة \*

﴿بقى﴾ البق معروف الواحدة بقية قال  
الزجاج البقاق كثير الكلام \*

﴿بقل﴾ البقل معروف قال الزجاج

دعا کو  
سمیر قادری  
نعمان علی

# مہانبی

## الاستیعاب واللغة

للإمام العلامة الفقيه الحافظ  
أبى دكرية محيى الدين بن شرف النووى  
(المتوفى سنة ٦٨٦ هـ)

الجزء الأول من القسم الثاني  
قبول على غير نسخة  
مبیت بخشہ وتصحيحا والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة المطابع بمساعدة

إمارة الطباعة الخيرية  
رضى الله تعالى عنه

حضرت معاویہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے اور آپ مجتہد  
تھے جس کی وجہ سے آپ پر لعن طعن سخت حرام ہے...



امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب  
کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۶

من باق لی بل

ما یسئلہ وأصل یسئ من قولهم یسئ  
(بکر) قال، مشارق الانوار والکثرة

والبنی الظلم . وقیل لمجاوزته الحد الم شروع  
وقیل لطلبه الاستعلاء علی الامام من قولهم  
بغیت کذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال  
ذلک ما کنا نبی) واتفق أصحابنا علی

المرعة •

(ق) بل قال الرجاء فی کتاب فعلت  
وتمت يقال بل مريض من مرضه بل  
يولد وبنه بلا وسئل استلالا •  
(ق) بل قال سيوهري الدولة والبيعة  
بكر الله فيهم، والبيعة بسجدها، وشهدته  
بيعه والقبول والملاء وحسنوا لخير الدلائل  
وبلاء الله تعالى بلاء، وأبلاء، إبلاء، حصا  
وبإبلاء، اختاره والنبى الاحبار ويكون  
البلاء الذى هو الاحتراق في الخير والشر

المرعة اذا وجدت شروط اسميتهم اسم  
بنة يسوا فالكلمة معطوفون في شهورهم  
وتأنيهم والحاصل أمعاء في أنهم عصاة  
أم لا مع تعاقبهم عن أنهم بسوء حقيقة ومن  
قال يقتضون قال ليست كل معصية فسقا  
والبنى في الآية التقى والاستطالة •  
(ق) بل الذى معروف انو حدة بقية قال  
الرجاء التقى كثير الكلام •  
(ق) بل الذى معروف قال الرجاء  
يقول وجه الامام أو بل أى مرحلت لحينه •

مختار  
الاستيعاب والاداء

للإمام العلامة الفقيه  
أبو بكر بن عبد الله بن  
(المتوفى سنة ٩٧٦ هـ)

الجزء الأول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة المطابع بمصر

إدارة المطبعة الحسينية

يطلب من

مصادر الكتب العلمية

# امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۶

من یفق لی بل

ما یسئل له وأصل یسئ من قولهم بغیت  
﴿بکر﴾ قال مشارق الانوار والبیضاء

ما یسئل له وأصل یسئ من قولهم بغیت  
الشیء نعیه أى طلبته فافعلی فی حصل  
أوزته الحد المشروع  
علی الامام من قولهم  
بغیت کذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال  
ذلك ما کنا نبغی) واتفق أصحابنا علی

المرحلة

﴿قول﴾ قال الحاج فی کتاب فہمات  
وحدثت بقال بل مرخص من مرخص بل  
نور لا ولا وسئل اسئل لا  
﴿قول﴾ قال سحر فی الدوة والبیضاء  
نکسر الاء فیمد والبیضاء وسئل  
الاء والبیضاء واللاء وحده واللاء  
ولاء الله تعالى للاء وألاء إلاء حصا  
واختلاء اختبره والبیضاء لا یكون  
اللاء الی هو الاختلاف فی الخیر والشر

اللاء اذ وجدت شروط تسمیة اسم  
بـ یسوا فسالکهم محطون فی شہم  
وأنہم واختلاف أصحاب فی أحد عصاة  
أم لا مع التام عن اسمهم وحقه ووس  
قل یفقدون قل است کل معصية ففعل  
والیس فی الاء التمدی والاستطالة  
﴿قول﴾ الی معروف ان حدیثہ قال  
الرجاح الثانی کثیر الکلام  
﴿قول﴾ الی معروف قال الرجاح  
بقول وجه الاء وأصل فی مرحلت لیس



مختار  
الاستنباب واللاء

للإمام العلامة الفقيه  
أبو حنيفة محمد بن  
(الوفى سنة ٢٤٦ هـ)

الجزء الأول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أمره شركة الطابع جماعة

إدارة المطبعة الخيرية

يطلب من

مصادر الكتب المختلفة





امام ابوالشکور سالمی فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت <sup>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</sup> معاویہؓ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

http://al-unnab.blogspot.com  
371 (مجلد سالی)

حضرت علیؓ میں جگہ کرتے۔  
ہاں ہر (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تمام تکفیر کرتے ہیں۔  
تقصیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الْمَوْمِنِينَ الْمُسْلِمِينَ" یعنی  
وہ جو ایمان لائے اور جو ایمان لائے ہیں حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ میں سے کسی ایک سے  
حضرت معاویہؓ قصاص ملان طلب کر رہے تھے  
آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معاویہؓ مجتہد و فہم تھے

تمہید ابوالشکور سالمی  
دعا کا طلبگار  
سمیر القادری  
نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تقصیق نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ اس کی شہادت با اتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مائل ہوتا ہے۔  
باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہؓ اپنے  
دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں سے خطا ہوئی اور  
ان کی خطا بیرہ گنا نہیں تھی کہ مرتکب بیرہ کی تقصیق کی جائے یا تکفیر۔  
پھر حضرت معاویہؓ کے ساتھ آجہ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ  
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم  
بھی نہیں کر سکتے کہ وہ بددعا دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو ایک  
یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقاہت و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عامل  
اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جمعہ جماعت صلوٰۃ الخ اور  
تولیت قضا وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books





رضی اللہ

عنہم اجمعین

قاضی عبدالرزاق بھتہراوی فرماتے صحابہ کرام میں

اجتہادی اختلاف تھا ایک گروہ حق پر اور دوسرے کی اجتہادی خطا تھی

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

160

ان کو تاریخوں والی بیعت کا نام دیا جائے تاریخی تو کار بھی کسی صحابی کو سزا عطا کار  
نہیں کہا جاسکتا۔ ہر کوئی کار کسی صحابی کو اپنی حق تاریخی کہتا وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ صحابی  
کار بھتہراوی کا کار کوئی باعث تہم نہیں۔

ہمارے دنوں میں جو بیعت ہے وہ بھی صحابہ کرام میں نہیں تھی کیونکہ مشہور  
بیعت نہ تھا نہ ہے صحابہ کرام کی تمام بیعتیں نہیں ہوتی۔ لہذا صحابہ کرام میں نہ کہ چلی  
تم کی بیعت نہیں تھی۔

صحابہ کرام میں کون سی بیعت تھی؟

صحابہ کرام میں کون سی بیعت تھی؟

صحابہ کرام میں اجتہادی اختلاف تھا ایک فریق کا اجتہاد درست تھا دوسرے کا  
اجتہاد درست نہ تھا جس فریق کا اجتہاد درست نہ تھا اور وہ درست اجتہاد والے مجتہد مصیب  
فریق سے جگ کر رہے تھے اجتہاد غلطی فریق کو میرے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے وہب  
تعالیٰ کے عطا کردہ علوم فیسیہ کی وجہ سے باطنی فرما دیا تھا کہ وہ فریق جو مصیب نہیں ہوگا ان کی  
اجتہادی خطا کی وجہ سے ان کا مطالبہ زیادتی ہوگا اسی مطالبہ کی زیادتی کو بیعت کا نام دیا

بلکہ اس بیعت کی وضاحت بھی کریں صحابہ کرام کو مطلقاً باطنی کہنے والے اور اس  
بیعت کی صحیح ترجمانی نہ کرنے والے اور حقیقت صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے ہیں ان کو وہی  
علماء سوء کہا جاتا ہے بلکہ تمام کے نزدیک وہی جہلاء مطلق ہیں۔ بغض صحابہ کرام کے والے جہلاء  
کیا دین اسلام کی وضاحت کریں گے وہ تو منافقانہ اعمال سے دین اسلام کا حلیہ بگاڑ دیں

saks  
ohaibhasanattari

رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اہل سنت کہتے ہیں: حضرت علی حق پر تھے اس سب میں ان سے قتال کرنے والے سب باغی مغلّی تھے کافر نہیں تھے  
شیعہ اسکے برعکس انکو کافر کہتے ہیں، اور نا تو حضرت  
علی سے قتال کرنے والے فاسق تھے جیسا کہ عمرو بن عبید معتزلی کے اصحاب نے انکو فاسق قرار دیا۔۔

الأجوبة السريعة على الأسئلة اللاهوتية

۱۲۶

وحدث من ذلك ما لوجب ترك القتال مع معاوية والاستقلال بأمر الخوارج  
وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم  
الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يمزق عنه قيد شبر<sup>(۱)</sup>، وأن مقاتليه  
في الوقتين غططون بأفون<sup>(۲)</sup>، وليسوا كافرين<sup>(۳)</sup>، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين  
خلافاً «للعنصرية»<sup>(۴)</sup> أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل  
السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا يعينه فاسق  
خلافاً للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي<sup>(۵)</sup>]

سمیر قادری  
نہمان علی

# الْجَوَابُ عَلَى الْإِسْئَالَةِ الْبَاهُوتَةِ

للسئلة (۶۶/۱ - ۶۲)، واصفاً ما حدث: «انكسرت سيوف الفريقين ونصبت

وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم  
الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يمزق عنه قيد شبر<sup>(۱)</sup>، وأن مقاتليه  
في الوقتين غططون بأفون<sup>(۲)</sup>، وليسوا كافرين<sup>(۳)</sup>، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين  
خلافاً «للعنصرية»<sup>(۴)</sup> أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل  
السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا يعينه فاسق  
خلافاً للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي<sup>(۵)</sup>]

(۱) هو واصل بن عطاء الفرق البصري يتكلم الفصح منبئاً للحرية وفيهم اعتز - حلقه

الحسن البصري هو وجماعة خسروا للمعتزلة ولد بالمدينة سنة (۸۰هـ) ومات سنة ۱۸۱هـ

الفرق - وفات الأعميان (۷/۶ - ۱۱)، الفرق بين الفرق (۱۱۷ - ۱۲۰)، مجموع الفتاوى

(۲۷/۲۰)

(۶) ما بين المجموعين غير موجود في المخطوط

لغنى القرآن في تفسيره الإمام المفسر  
إمامنا العلامة محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله  
(۱۲۱۷هـ - ۱۲۷۰هـ)

تفسير محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله  
و محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله

وآراء غفبان

وآراء الغفبان

## نص المخطوط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- حدثنا القاضي الإمام أبو الحسين محمد بن القاضي لإمام أبي يعلى<sup>(1)</sup>  
محمد بن الحسين بن الفراء<sup>(2)</sup>، قال:

قُرِئَ عَلَى والدي الشَّعِيدُ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَذَلِكَ فِي رَجَبِ سَنَةِ ثَمَنَ  
وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ، فِي مَسْجِدِهِ مِنَ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ بِنَهْرِ الْقَلَائِينِ<sup>(3)</sup>:

أَسْمَعُكَ اللَّهُ بِطَاعَتِهِ، وَوَفَّقَكَ لِمَصْلَحِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ، عَمَّا جَرَى بَيْنَ عَلِيٍّ  
وَمَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يُضَافَ إِلَى مَعَاوِيَةَ بِذَلِكَ ظُلْمٌ أَوْ فُسُوقٌ؟  
وَالْجَوَابُ: وَاللَّهِ الْمَوْفِقُ لِلصَّوَابِ:

أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُضَافَ إِلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ، بَلْ يُقَالُ: أَنَّهُ<sup>(4)</sup> اجْتَهَدَ، وَلَهُ  
أَجْرٌ عَلَى اجْتِهَادِهِ، وَوَجْهٌ اجْتِهَادُهُ أَنَّهُ قَالَ:

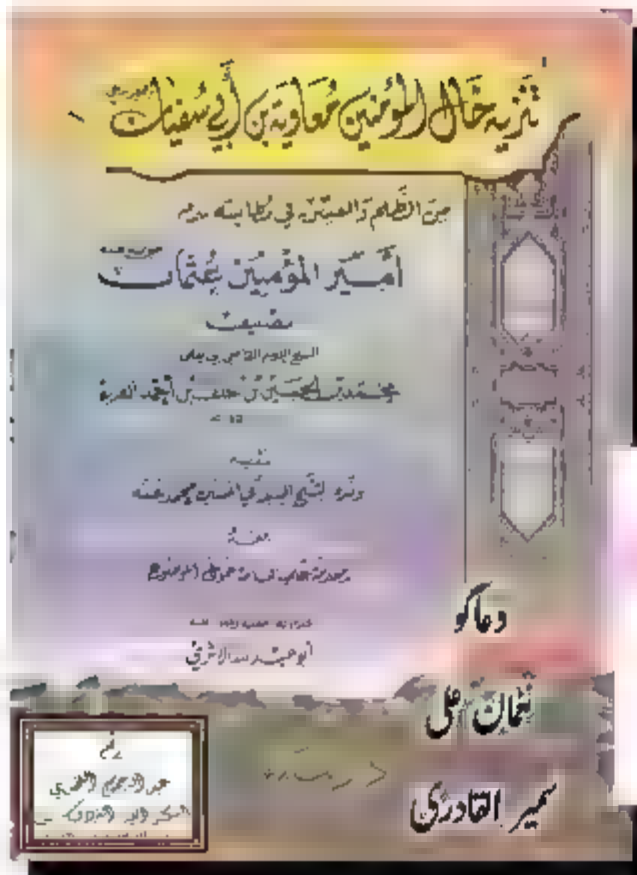
(1) رُسِيتَ فِي الْمَخْطُوطِ: هَكَذَا، بِعَلَا.

(2) هُوَ: الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرَّاءِ أَبُو الْحُسَيْنِ - ابْنُ الْمُصَنِّفِ.

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَجْمَعِينَ

رَحِمَهُمَا اللَّهُ

امام ابی یعلیٰ کے بیٹے محمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو ہوا تو اسکی وجہ سے امیر معاویہ کی طرف فق یا علم کی نسبت کر سکتے ہیں قاضی ابی یعلیٰ نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ معاویہ نے اجتہاد فرمایا تھا اس لئے ان کی طرف یہ نسبت کرنا جائز نہیں





# الْبِدَائِيَّةُ وَالنِّهَايَةُ

للحفظ عماد الدين ابن القلاء إسماعيل

ابن عمر بن كثير القرطبي

٧٧١ - ٧٧٢ هـ

وَيْشَى أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ - الْحَقُّ - وَلَقَدْ، لَوْ أَنَّهُ قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي بَيْتِ الْمَسْجِدِ

وَمِنْ حِفْظِ عَدُوِّ وَائْتِ أَعْلَى

لَكَ : عَقْدُ الْفَلْيِ فِي عَقْرِ الْحَقِّ لَا مَعْنَى لَهُ ، وَالطَّاهِرُ أَنَّهُ شَبَّ عَلَى

الْقَلْبِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَهَذَا الْحَقُّ مِنْ أَكْمَلِ الشُّوْهِ ، حَيْثُ لَمْ يَكُنْ ، صُلُوتُ اللَّهِ

وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ ، عَنْ عَشْرِ ، أَنَّهُ تَقَطَّعَ الْفَقْدُ الْعَاقِبَةُ ، وَقَدْ قَتَلَ أَهْلَ الشَّامِ فِي وَقْفِهِ

بَيْتَهُ ، وَغَنَاءُ مَعَ عَدُوِّ وَاعْتِدَ لَمْ يَكُنْ ، كَيْدُ بَيْتِهِ بَيْتَهُ ، نَعْبَةُ مَرْيَمَةَ

وَقَدْ كَانَ عَلَى أَخَقِّ بِالْأَمْرِ مِنْ مُعَاوِيَةَ ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ تَسْمِيَةِ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ بَعَاةَ

تَكْبِيرُهُمْ ، كَمَا يُحَاوِلُهُ خِفْلَةُ الْفِرْقَةِ الصَّالِحَةِ مِنَ الشَّيْعَةِ وَغَيْرِهِمْ ، لِأَنَّهُمْ وَإِنْ

كَانُوا بَعَاةَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا مُجْتَهِدِينَ فِيمَا تَعَاطَوْهُ مِنَ الْقِتَالِ ،

وَلَيْسَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا ، بَلِ الْمَصِيبُ لَهُ أَخْرَانِ ، وَالْمُحْطَى لَهُ أَحَرٌّ ، وَمَنْ رَاذِ

لَشَقِّ مِنْ حَرْبِي مُعَصٍ . وَبِهِ مَعْدَمٌ . وَمَا قَوْلُهُ : « يَصْهَرُ فِي مَجْدِهِ وَيَسْجُو فِي

الشَّرِّ » فَإِنَّ عَقْلًا وَأَصْحَابَهُ يَذْهَبُونَ أَهْلَ الشَّامِ إِلَى أَلْفِهِمْ وَاجْتِمَاعِ الْكَلْبَةِ ،

وَأَهْلُ الشَّامِ يُرِيدُونَ أَنْ يَشْتَأُزُوا بِالْأَمْرِ مِمَّنْ هُوَ أَهْلٌ بِهِ ، وَأَنْ يَكُونَ النَّاسُ

أَوْزَارًا ، مِمَّنْ كُنْ لَمْ يَكُنْ إِسَاءَةً بَرُّهُ ، وَهَذَا يُؤْذِي إِلَى خُرَاقِ الْكِنْسَةِ وَالْجِلْبَابِ

لَأَنَّهُ ، هُوَ لَارِءٌ مِنْهُمْ ، وَبِأَيْدِيهِ عَنْ مَشْكُومِهِمْ ، وَإِنْ كَانُوا لَا يُلْصِقُونَ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَسَلْطَنِي عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْمُنَاصِبَ إِذَا تَقَرَّرَتْ إِلَى وَلَقَدْ جِلْبَابِي مِنْ كَلْبَانَا

(١١) مَقْدَمٌ ٢

(١٢) الْفُرَاحُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِلْمِهِ ، بِأَنَّ لِكُلِّ وَجْهِ تَوَاجُحَ فِي حُرُوفِهِ هَكَذَا (دور ٢)

٥٣٨

تحقيق

الدكتور علي بن عبد الرحمن

بالشعاع مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدر محسن

الجزء الرابع

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور انکے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شیعوں کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسئلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح (اجتہاد) پر ہو تو اسکو دواجر ملتے ہیں اور اگر خطا پر ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہے



جانی لوٹ واپس آجائے۔ اور نام آسانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک کلام رسالے میں فرماتے ہیں: ہم پر فقیہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

## چوالیسویں بحث

مشاجرہ۔ صحابہ کرام کے متعلق

### چوالیسویں بحث

#### مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

جو جان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان روکنا ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ مقتدا واجب ہے کہ وہ سب پر پائے جائے۔

اور یہاں نے کہ مل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ عاقل ہے کہ کوئی فتوں میں ملوث نہ ہو جائے۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت عمار، اور حضرت جمل کے درمیان کا قتل جو یہ سب صحابہ کرام ہیں۔ ان کے متعلق من عن کے وجوب اور ان کے بارے میں رجحان پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اس پر ہے کہ ہر جہت درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے۔

#### عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الاثیر نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور مجھ متعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم ہی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبدالوہاب شہرانی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عاقل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتوں میں ملوث نہ ہو جائے جیسے حضرت عثمان و حضرت عائشہ اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر جہت درست ہے یا ہر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے

رحمۃ اللہ علیہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں یہ حدیث میرا بیٹا دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا تو امیر معاویہ پر  
 فسق پر فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً بلکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر طعن کرتا ہے

شروع سہارن پور (حصہ اول) 489

میں نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَيُشَلِّحَ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (26)

میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ، سلام میں صلح کرادے۔

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتہً حضرت امام حسنؓ تھے، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزراؑ تھے اور اہل بیت پر طعن کرتا ہے۔

یہ کلام خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر ان سب نے باوجود رجوع فرمائی، عرب شرع میں بھارت مصلحتاً بد امام  
 بن کو کہتے ہیں، معاذ اللہ، غرض کہ امام حسنؓ کے بارے میں یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔

فقہ حنفی کی مالم بنانے والی کتاب

مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں امیر معاویہ

پہ فسق کا اطلاق حقیقتاً امام حسنؓ حضور ﷺ

اور اللہ تعالیٰ پر طعن ہے

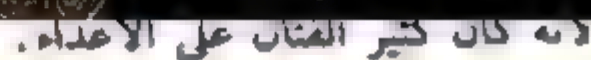
1-2

بزرگ سنو بکس



کے درمیان جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا مولا علی حق پر تھے اور معاویہ غلطی پر یعنی ان خطا اجتہادی تھی

من طريق كنداج بن رافع، وتقدم القول عند ابن الجوزي وقال الحاكم وأبو نعيم فيه أيضاً  
روى عن مسر والثوري أحاديث موصولة  
وقال البيهقي، هو مجهول، وقال ابن عدي: وكنداج غير ما أُنسبت أحاديث وأحاديثه عامة ما  
أرواه غير محفوظ، ولا يراجع حديث في أسانيد ولا في غيره.  
(١) أخرجه الثرمذي في كتاب: الصلاة باب: وما جاء في السفر يوم الجمعة: (٢) (ص ٨٠)  
حديث رقم: (٥٢٧) من طريق مقسم عن ابن عباس . . . . .  
قال أبو عبد: هذا حديث لم يرد لا ينفذ إلا بعد هذا الحد، لفظه: لم أنسب ما في



كانوا يحضرون ﴿البقرة: ١٤٦﴾

قاتلین کو امیر معاویہ اور ان کے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

أما ما أخرجه الترمذي ولنا على هذا الحديث كتاب مختصرة (وماجري بين معاوية وعلی رضي الله عنهما) من الحروب بسبب طلب قتلة عثمان رضي (الاصل الثامن وماجري بين معاوية وعلی رضي الله عنهما الخ) جواب مما صاه أن حال

**Click For More Books** [Ahlesunnat Kitab Gharaib](#)

(هو الاول لعصبة كثر) من الصفاء وجميع الله تعالى (الى ان حقة مني) لم يكونوا

104



# الْقَامُوسُ الْمَحِطُّ

تألیف

العلامة القاري تحت القاري محمد بن يعقوب الفيروز آبادي

الطبعة سنة ۱۲۶۳ھ

دعا گو

مطبع

مکتبہ خیرین دارالعلوم دیوبند

سمیر القادری

پتہ: عید گاہ، قسطنطنیہ

نعمان علی

طبعة فہرستہ مطبوعہ مطبوعہ

مؤسسة الرسالة

● و. بَشَا، كَذَعَا، حَسَنَ خُلُقَهُ.

● و. بَصَا، كَذَعَا: اسْتَقْصَى عَلَى غَرَمِهِ. وَالْبَصَاءُ، بِالْكَسْرِ

اسْتَقْصَاءُ الْجِصَاءِ، وَخِصَاءُ اللَّحْيَةِ وَبِصَاءُ وَلَعْبَاءُ. وَيُقَرَّبُ

خِصْبِي بَصِيٍّ. وَمَا فِي الزَّمَادِ بِضَوْءٍ، أَي: شَرِزَةٌ وَلَا جَنَّةَ

وَبِضْوَةٍ ع

● ي. بُغْيَى، كَرِيضٌ وَغَدَى: عِيْلَادٌ بِجِيلَةٍ، أَوْ وَادٍ.

● ي. الْبَاطِيَةُ: السَّاجُودُ. وَخَكِي بِيَوْنِهِ الْبَيْتِيُّ، بِالْكَسْرِ،

عَلِمَ لِي بِمَوْضُوعِهَا<sup>(۱)</sup>، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَبْطَيْتُ: لَعَنَأَبْطَاتُ<sup>(۲)</sup>.

● و. بَطَا: لَحْمُهُ يَبْطُو يَبْطُوءُ: اكْتَنَزَ، وَتَرَكَتْ. وَالْبَطْ

بِالضَّمِّ: لَحْمَاتٌ مُتَرَاجِيَاتٌ، وَخِطْبَتِ الْمَرْأَةِ وَظَنَّتْ إِنَّمَا

● و. الْبَغْوُ: الْحَبَابَةُ، وَالْجُرْمُ، وَقَدْ بَغَى، كَثُرَ وَذَعَا وَرَدَّ

وَالْعَارِيَّةُ، أَوْ أَنْ تُسْتَعِيرَ كَلْبًا تُصِيدُ بِهِ، أَوْ فَرَسًا تُسَابِقُ عَلَيْهِ

كَسَالَاتِهِمَا، وَأَبْعَاءُ فَرَسًا أُخْبِلَهُ. وَبِعَاءُ يَبْغُوءُ: قَمَحٌ

وَأَصَابَ مِنْهُ، وَبِالْعَيْنِ: أَصَابَهُ بِهَا، وَ- عَلَيْهِمْ شَرًّا: سَاقَتْ

● و. نَمَا الشَّيْءُ يَبْغُو نَبْغًا نَبْغًا يَنْظُرُ إِلَيْهِ خَيْفٌ هُوَ وَالْبَغْوُ: مَا يَبْ

مِنْ شَجَرِ الْفَرْطِ<sup>(۳)</sup> وَالسُّلَمِ. وَالْبَغْوَةُ: الطَّلْعَةُ تَنْشُرُ قَتْلَ

بَيْضَاءَ، وَالشُّمْرَةُ قَبْلَ بَضَاجِهَا، وَيَبْغُوءُ: عِيْلَادٌ بِجِيلَةٍ

وَالْبَغْوِيُّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُشْفُودِ الْفَرَاءِ، مَنْسُوتٌ إِلَى بَغْيَتِ

وَذَكْرٍ.

## لفظ باغی

● ي. بَغِيَّةٌ

بِالْكَسْرِ طَلْ

## کا اطلاق

كَزْخِيَّةٌ. مَا

الْمَبْعِيَّةُ وَأَنْ

أَعَانَهُ عَلَى طَلْبِهِ. وَاسْتَبْعَى الْقَوْمَ بَعْمَؤُهُ، وَ-

بَعْمَؤُهُ، وَاسْتَبْعَى: اسْتَحْبَبَ، وَ- مِنَ الشَّيْءِ: تَرَكَ بَعْضَهُ وَبَقِيَ بَيْنَ

الْمَبْعِيَّةِ. وَأَبْغَاءُ الشَّيْءِ: طَلْبُهُ لَهُ، كَسَبْعَاءُ إِيَّاهُ، كَزَمَاءُ، أَوْ

أَعَانَهُ عَلَى طَلْبِهِ. وَاسْتَبْعَى الْقَوْمَ بَعْمَؤُهُ، وَ- لَهُ: طَلَبُوا لَهُ.

وَالْبَاحِي: الطَّالِبُ ج: بَغَاءٌ وَيُغْيَانُ. وَابْغَى الشَّيْءَ: تَبَسَّرَ،

## امام الفيروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت

## سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا

## بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)

## امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنی مراد لیا

## جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

رضی اللہ  
تعالیٰ  
مہم

رضی اللہ  
تعالیٰ  
مہم



امام الحرمین جوینی اپنی کتاب الارشاد میں فرماتے ہیں :-

حضرت علی اوقت امام برحق تھے ان سے قال کرنے

والے اگرچہ باغی تھے مگر ان پر حسن ظن رکھنا ضروری ہے کیونکہ انکی بعادت اس بات کی متقاضی تھی کہ وہ بھلائی اور غیر پالستے تھے اگرچہ ان سے غلط بھائی

الإرشاد إلى قواعد الأدلة في أصول الاعتقاد

۳۳۶

فحقيق على المتدين، أن يستصحب لهم ما كانوا عليه في دهر الرسول صلى الله عليه وسلم، فإن نزلت حياة فليتدبر العقل وطريقه، فإن صحب رده، وإن طهر وكان آحاداً لم يقدح فيما علم تواتراً، وشهدت له النصوص ثم يعني الأماكن، جهداً في حل كل ما يفل على وجه الخبر، ولا يكاد ذو دين يعدم ذلك فهذا هو الأصل المغني عن التفصيل والتطويل

فصل

فصل

[في حكم قتال علي رضي الله عنه]

علي بن أبي طالب كان إماماً حقاً في توليته ومقاتلوه بقاء، وحسن الظن بهم يعتصم أن يظن بهم قصد الخير وإن أخطأوه، وعائشه رضي الله عنها قصدت بالمسير إلى البصرة تسكين الثائرة وطمعته نار العن، وقد أشرأت للاضطرام، فكان من الأمر ما كان.

ولا يعصم واحد من الصحابة عن زلل، والله ولي التجاوز بمنه وفصله، وكيف يشترط العصمة لأحاد الناس، وهي غير مشروطة لإمام ولا يكثرث بقول من يشترط العصمة للأئمة من الإمامية، فإن العقل لا يقضي باشتراطها وكل ما يحاولون به إثبات عصمة الإمام يبرهمهم عصمة ولاته وفصاته وحجته للأحرار

المبتدئ، ويتشوق بها المنتهي إلى جلة المصنعات، وقد تصرمت بهون الله وتأييده، والحمد لله المشكور على إنصافه، وعلى الله على محمد خاتم النبيين وإمام المرسلين وعلى آله الطيبين وصحبه الأكرمين وسلم تسليمًا.

المكتبة الفلاسفية

# کتاب الإشارات

إلى قواعد الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمین الجویانی

(۱۱۹-۱۲۷۸ هـ)

مطبوع ومحقق

المستشار

توفیق علی وهبة

المؤيد الفكري

أحمد عبد الميم الساج

الناشر

مكتبة الشريعة الإسلامية

امام ابی الیسر محمد البرزوی فرماتے ہیں اکثر اہلسنت حضرت علی کی وفات کے بعد حضرت معاویہ امام تھے اہلسنت کے قول کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی کی وفات کے سے وہ امام متقلب تھے اور اکثر صحابہ نے ان کی بیعت کی تھی

۲۰۴ ————— تصور شعبہ اسلامی —————

من مولاہ الشریع  
فی علم التوحید علی  
مجلسہ القاسمیة

مسألة [۷۰]

القول فی إمامة معاوية

بعد وفاة علي -رضي الله عنه-

والقول فی يزيد بن معاوية

أما بعد موت «علي» هل صار «معاوية» إماماً؟

قال عامة «أهل السنة والجماعة» صار إماماً

وقال بعض «أهل السنة والجماعة» : إنه لم يصح

وجه قولهم: إنه لم يكن النضر «الصحابة» بعد «علي» بل كان ثمة يومئذ من هو أفضل منه بكثير في النسب والعلم والتقوى والشجاعة، ولأن أحداً من جملة «الصحابة» لم يره إماماً، ولا حدد له عقد الإمامة.

وجه قول عامة «أهل السنة والجماعة»: هو أنه صار غالباً على الناس بعد وفاة «علي» ولم يكن يومئذ إمام حق سواء صار إماماً بحكم التعلب. فلهذا اتفاد له عامة «الصحابة» من من هاشم وقريش، و«معاوية» رضي الله عنه ما كان من جملة الخلفاء، ولكن كان من جملة الملوك على ما روينا عن النبي عليه السلام أنه قال: «الخليفة بعدى ثلاثون سنة ثم بعدها منك وخير منك»، وكان بعده «معاوية» ملكاً

وأما يزيد بن معاوية [إبنه] كما ن ظاهراً، ولكن هل كان كافراً؟ تكلم الناس فيه، بعضهم كفروه، لما حكى عنه من أسباب الكفر، وبعضهم لم يكفروه وقالوا: لم يصح منه تلك الأسباب ولا حاجة بأحد إلى معرفة حاله، فإن الله تعالى أعطانا من ذلك

# أصول الدين

للإمام أبي الیسر محمد البرزوی

تحقیق

الدكتور هانز بيتر لس

ضبطه وعلق عليه

الدكتور أحمد محازي السقا

الناشر

المكتبة الأزهرية للفتاوى

٩٠٠٠٠ الأتراك، خلف الجامع الأزهر الشريف

تلفون: ٥١٢٠٥٥٧ القاهرة



أضحة البينة الثابتة<sup>١</sup> المعروفة<sup>٢</sup> ذكر محاسن  
كلهم أجمعين<sup>٣</sup>، والكف عن ذكر مساوئهم  
بينهم<sup>٤</sup>، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو  
أحد<sup>٥</sup>، أو طعن عليهم، أو عرض بعيبهم، أو عاب



\* وامن السنة الواضحة البينة الثابتة المعروفة<sup>١</sup> ذكر محاسن  
أصحاب رسول الله ﷺ [كلهم أجمعين<sup>٣</sup>، والكف عن ذكر مساوئهم  
و(الخلاف)<sup>٢</sup> الذي شجر بينهم<sup>٤</sup>، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو  
أحدًا<sup>٥</sup> منهم، [أو تنقصه<sup>٦</sup>، أو طعن عليهم، أو عرض بعيبهم، أو عاب  
أحدًا منهم، [نقص أو كثير، أو دق أو جل مما ينطرق به إلى الواقعة هي أحد  
منهم<sup>٧</sup>، فهو مبتدع والمضي حيث مخالف، لا قبل الله صرفة ولا عدله<sup>٨</sup>، بل  
حيثهم سنة، والدعاء لهم قربة، والافتلاء بهم وسيلة، والأحد بأثارهم فضيلة

\* وخير [هذه]<sup>٩</sup>

- (۱) امام کربلی 280 ھ حمید اہنت اور یہ سنت ہے اور واضح بین اور ثابت شدہ ہے اور بیان کرتے ہیں
- (۲) معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام کے حمان بیان کئے جائیں اور انکے آپسی اختلافات و مشاجرات بیان کرنے سے زبان بند کی جائے (یعنی مشاجرات کا ذکر جائز نہیں ہے)، یعنی جو ان میں مشاجرات ہوئے...
- (۳) جس شخص نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کالی دی یا ان میں سے کسی ایک کو یا تنقیص کی یا طعن کیا صحابہ پر یا صحابہ پر کوئی عیب لکایا یا کسی ایک کو عیب لکایا (اگرچہ قلیل ہو یا کثیر یا چوٹا یا بڑا ایسا طریقہ جس میں صحابہ میں سے کسی ایک پر عیب لکایا گیا ہو)
- (۴) تو صحابہ پر ایسا عیب لگانے والا مبتدع راف \* ضعیفی \* \* ث ہے مخالف ہے... اللہ تعالیٰ ایسے کی نافرمانی قرار قبول کرتا ہے تا نفل نماز، اور بلکہ صحابہ کی محبت سنت ہے، اور انکے لئے دعا قربت کی اور انکی اقتداء وسیلہ ہے اور انکے آثار پر عمل فضیلت ہے....



فيهم وتأول القبيح عليهم،  
نهم على التأويل إلى الله عزّ

اعتقاد أئمة أهل الحديث

لأبي بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الأسماعيلي

٢٧١-٢٧٧

صاحب كتاب المستخرج على صحيح البخاري

رواية الحافظ حمزة بن يوسف السهمي

المتوفى سنة ٤٢٧هـ

حقيقه وقدم له وعلق عليه

د/محمد بن عبدالرحمن الحميس

لتعفف في المأكّل والمشرب  
بمل الخير، والأمر بالمعروف  
عراض عن الجاهلين حتى  
لحق ثم الإنكار والعقوبة من  
بر بينهم ومنهم.

[«الكف عن الصحابة»]:

[«و جو»]

(٣٨) والكفّ عن الوقعة فيهم وتأول القبيح عليهم،

(٤٠)

ويكلونهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عزّ  
وجلّ.

امام اسماعيلي صاحبِ مستخرج على صحيح بخاري فرماتے ہیں  
سکوت لازم ہے جو کچھ صحابہ کے درمیان ہوا  
اور قبیح تاویلوں سے زبان بند کی جائے، اور جو کچھ  
صحابہ کے مابین ہوا اسکی تاویل اللہ کی طرف سوئی  
جائے یعنی اللہ کے سپرد معاملہ کیا جائے



**صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق**  
 بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات  
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شر  
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خط جو عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 والسلام کا ارشاد گرامی رفع عن امتی الخطاء وال  
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں  
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ مآجور ہیں، اس خطا کی وجہ  
 تعظیم و تکریم سے زکنا اہل سنت سے خارج ہوتا ہے اور  
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علیہا (ہمارے بھائی  
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل  
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحرین، مصوٰع محرقہ اور شفا قاضی عیاض

ہے تاریخی واقعات اور

کے خلاف لکھا گیا ہے

مستکملین کا مذہب مختار

ساتھ نقل کئے جاتے

**صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق** ان حضرات پر اللہ تعالیٰ نے اطلاق  
 میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات پر لفظ باغی اطلاق درست نہیں  
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرعاً عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خط جو عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 والسلام کا ارشاد گرامی رفع عن امتی الخطاء وال  
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں  
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ مآجور ہیں، اس خطا کی وجہ  
 تعظیم و تکریم سے زکنا اہل سنت سے خارج ہوتا ہے اور  
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علیہا (ہمارے بھائی  
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل  
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحرین، مصوٰع محرقہ اور شفا قاضی عیاض

## ساج الفحوال فرماتے ہیں لفظ باغی کا اطلاق

درست ہے لیکن جمہور اہل سنت کے مذہب میں

ان کی تعظیم و تکریم شرف صحابیت کی وجہ سے

ضروری ہے اس لئے شرعاً وہ بغاوت جو

عہد واقع نہ ہوئی ہو فسق و عصیان کو مستلزم نہیں

### المبحث الثالث الموقف مما وقع بينهم

من فضل الصحابة - رضي الله عنهم - ومكانتهم،  
يطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من  
السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن  
هم له أجران ومخطتهم له أجر واحد<sup>(١)</sup>.

سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بين  
ي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير  
فقال: «الصحابة - رضي الله عنهم - لا يخافون  
يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظام،  
ب التي أوجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك

كل ما سبق بيانه من فضل الصحابة - رضي الله عنهم - ومكانتهم،  
وبيان عدائهم وعظم الطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من  
فتن؛ إذ قد نص أهل السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن  
الجميع مهتد، فمصيبهم له أجران ومخطتهم له أجر واحد<sup>(١)</sup>

وهذا هو الذي سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بين  
القرطبي أن الخلاف الذي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير  
وسد مسكهم بالحق، فقال: «الصحابة - رضي الله عنهم - لا يخافون  
في الله لومة لائم، ولا يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظام،  
وهذا هو عظم الأسباب التي وجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك  
إلى الحروب العظيمة والحطوب الجسيمة، فون كل طائفة كذب برئانها  
المصيبة المحقة، ومخالفتها مخطته، فبها كذب أمور، إجهادية، وله  
يكن فيها ضرر من عقابه<sup>(٢)</sup>



وقال أيضاً في مباد  
جماعة أهل السنة والحق  
وطلب أحسن التأويل لفع  
والمجاهرة بذلك، وطلب

امام قرطبي مالکی اور امام مازری کے مطابق صحابہ رضی اللہ

کرام کے درمیان جو نیوالے مشاجرات پر سکوت لازم ہے تعلیٰ عنہم

، صحابہ مجتہد تھے بعض صحابہ اپنے اجتہاد میں مصیب بعض اجتہاد میں خطاء پر تھے....



دعا گو  
سمیر قادری

عَلَمُ الْحَقِّ

ابن الصلاح

الإمام أبو محمد عبد الرحمن بن أبي

عليه السلام رحمه الله

مركز السلام

مدرسہ  
ورثہ خاتمہ

الآية . قيل : اتفق المفسرون على أنه  
عليه السلام . وقال تعالى : ﴿ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ  
عَلَى النَّاسِ كَ ۝ ﴾ (۱) ، وهنا خطاب مع الله  
سبحانه وتعالى : ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
الْكَفَّارُ ۝ الْآيَةُ ۝ ﴾ (۲) .

ثم إن الأمة مجمعة على تعديل جميع لأصحابه ، ومن لاس انفس  
منهم فكذلك يجمع العلماء الذين يُعْتَدُّ بهم في الإجماع ، إجماعاً  
نظراً بهم وبظرف إلى ما تمهد لهم من الناصر ، وكل الله سبحانه  
وتعالى أن يحل لإجماع على ذلك لكونهم نقلة الشريعة ، والله أعلم .

## امام ابن صلاح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یعنی تمام صحابہ کرام کی عدالت اور خیر ہونے پر

امت کا اتفاق ہو چکا ہے، اسی طرح جو صحابہ

کرام اپنے اپنے دور کے فتنوں میں مبتلا ہوئے، انکی

عدالت پر بھی قابل اعتماد علماء کا اجماع ہے۔ یہ انکے

ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان کے ماضی خیر کی طرف نظر کرنے کی بناء پر ہے

اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر اجماع مقدر کر دیا ہے، اسلئے کہ صحابہ کرام دین کے ناقل اور پہچانے والے ہیں

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

الہی خیر واصلاح، عادل ہیں، انکی عدالت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے...

# شرح السنن

مؤلف  
ابن عبد البر بن عاصم  
أبو محمد الحسن بن علي بن مطهر البهاري  
توفي سنة ٨٢٤

مراجعة وتحقيق  
أبي بكر محمد بن قاسم الروادي

مكتبة الجواهر الزكية

[١٢٠] والكُفُّ عن حرب عليٍّ ومعاوية، وعائشة وطلحة والزبير  
[رحمهم الله أجمعين] ومن كان معهم، ولا نحاصم فيهم وكل أمرهم  
إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إياكم وذكر أصحابي  
وأصهارى وأختي» (١).

مير القادري

وقال الإمام أحمد رحمه الله: «لا يطلع صاحب كلام أبداً، علماء الكلام وبانط،  
أمره ابن الحوري من مصنف أحمد» (ص ٢٠١)، ط: التركي.

[١٢٠] والكُفُّ عن حرب عليٍّ ومعاوية، وعائشة وطلحة والزبير  
[رحمهم الله أجمعين] ومن كان معهم، ولا نحاصم فيهم وكل أمرهم  
إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إياكم وذكر أصحابي  
وأصهارى وأختي» (١).

امام برہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ  
اور حضرت علی و عائشہ و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین  
کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان میں خاموشی لازمی ہے

# فتح الدولہ

موسم شمسہ ۱۰۰۰

۱۰۰۰

۱۰۰۰

۱۰۰۰

وإذا ثبت<sup>(۱)</sup> أن الإمامة لم تثبت نعمًا لأحد  
ثم المسلمون<sup>(۲)</sup> أجمعوا على إمامة أبي بكر  
بأجمعهم - له [من غير مخالفة]<sup>(۳)</sup>.

وكذلك<sup>(۴)</sup> جرى الأمر في زمن عمر، وعما  
ومعاوية - وإن قاتل عليًا - فإنه كان لا  
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه]<sup>(۵)</sup>  
وعلي - رضي الله عنهم<sup>(۶)</sup> وعنه - [۱۲۲ و] .

## فصل

الخلفاء [الراشدون]<sup>(۷)</sup> لما<sup>(۸)</sup> تربعوا في  
الفصيلة

فخير<sup>(۹)</sup> الناس - بعد رسول الله [صلى الله  
عنه وسلم] - علي، رضي الله عنه أجمعين<sup>(۱۰)</sup>.

ومعاوية - وإن قاتل عليًا - فإنه كان لا ينكر إمامته، ولا يدهيها لنفسه،  
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه]<sup>(۱۱)</sup> ظأنًا أنه مصعب، وكان عطفًا  
وعلي - رضي الله عنهم<sup>(۱۲)</sup> وعنه - [۱۲۲ و] متمسك بالحق<sup>(۱۳)</sup>.

حضرت معاویہ مولا علی کی امامت کے منکر نہیں تھے  
بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے یہ ان کی  
اجتناب کی خطا تھی اللہ ان سے راضی ہو

(۱۳) "أجمعين" ساقط من ش.



لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباقي، ولم يكن هناك من يخرجه، والله أعلم  
 العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مطلقاً به، إذ كانوا كلهم  
 اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف  
 عما شجر بينهم، وألا نذكرهم إلا بأحسن الذِّكر، لحرمة الصحابة ولتسليم النبي ﷺ  
 من شجرهم<sup>(۱)</sup>، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم، هذا مع ما قد ورد من  
 الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيدٌ يمشي على وجه الأرض<sup>(۲)</sup>،  
 فهو كان ما خرج إليه من الحرب مصيئاً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما  
 خرج إليه خطأ في التأويل وتفسيراً في الواجب عليه، لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل  
 في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت، ومما يدل على ذلك ما قد صح واستمر  
 من أخبار عليٍّ بأن قاتل الزبير في النار، وقوله سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يشر

لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباقي، ولم يكن هناك من يخرجه، والله أعلم  
 العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مطلقاً به، إذ كانوا كلهم  
 اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف  
 عما شجر بينهم، وألا نذكرهم إلا بأحسن الذِّكر، لحرمة الصحابة ولتسليم النبي ﷺ  
 من شجرهم<sup>(۱)</sup>، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم، هذا مع ما قد ورد من  
 الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيدٌ يمشي على وجه الأرض<sup>(۲)</sup>،  
 فهو كان ما خرج إليه من الحرب مصيئاً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما  
 خرج إليه خطأ في التأويل وتفسيراً في الواجب عليه، لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل  
 في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت، ومما يدل على ذلك ما قد صح واستمر  
 من أخبار عليٍّ بأن قاتل الزبير في النار، وقوله سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يشر

# الجامع لأحكام القرآن

وَالْبَيِّنُ لِمَا نَضَعْنَاهُ مِنَ الشَّيْءِ وَأَيُّ الْقُرْآنِ

تفانك

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرْطُبِيُّ

(ت ۶۷۱ هـ)

تتميم

والله خير من غيره

شأنك في تحقيق هذا المعنى

دماكو مير قادری

محمد زبون جونیسی

الجمعة الثامن عشر

مكة المكرمة

رضي الله تعالى

امام قرطبی فرماتے ہیں کسی بھی صحابی کی طرف قطعی طور پر خطا کی نسبت کرنا جائز نہیں کیونکہ انہوں نے جو ہم اجماع

کچھ کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور اللہ عزوجل کے لیے وہ سب صحابہ کرام ہمارے امام ہیں ہم پر فرض ہے کہ مشاجرات پر اپنی

زبان بند رکھیں

## فصل

۵۶۳۔ قیل لما حضر معاوية رضي الله عنه  
بالحسين رضي الله عنه وقال: انظر  
رسول الله ﷺ فإنه أحب الناس إلى  
وداره بصلح لك أمرك.

وما جرى بين علي وبين معاوية  
من السنة السكوت عما شجر بين أص  
الله ﷺ:

۵۶۴۔ وإذا ذكر أصحابي فامسكوا، ومعلوم

وما جرى بين علي وبين معاوية رضي الله عنهما فقال السلف:  
من السنة السكوت عما شجر بين أصحاب رسول الله ﷺ. وقال رسول  
الله ﷺ:

رضي الله عنهم أجمعين

اسم تمام اللہ 336ھ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا اس پر سب کتے ہیں حضرت یہ  
ہے کہ

عظیم کلام کے مشاہرات پر خاموشی اختیار کی جائے

الابی فی الجامع رقم ۵۵۹، والصحیحة رقم ۳۴ وانظر: الزوائد ۲۲۳/۷.

(ج) ۱۸۴/و.

المجتر في بيان المجتر  
وشرح عقيدة أهل السنة

إسلام  
الإمام المصطفى محمد ﷺ  
بمقتضى ما ورد في سيرته الطيبة من سنة ۸۵۲ھ

الجزء الثاني

تحت إشراف ودراسة  
مجتهد في الأصول والشرائع

عبد الرحمن  
مفتي دار الفکر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ذکرته الا نوالله لا اقاتلک فرجع بشق المصروف را کبا مع من له  
ابنه عبدالله فقال مالک فقال ذکرني على حديثنا سمعت

# شرح الشفا

ليقاضي عياض

شدة  
لامرهم من صلبة وقمع سدة  
الملايل القاري  
عنه حماد

أجزاء الفاي

دار الكتب العلمية

وسلم يقول لنقاتله وانت طالم له فقال له انت انما  
سلفت ان لا اقاتله قال اعتق غلامك وقف حتى تصاب  
( وبنجاح كلاب الحوآب على بعض ازواجه ) اي  
وهو يضم نون وتكسر فوحدة اي صياحها والحق  
بين البصرة ومكة نزلة مائسة لما توجهت للصلح  
وقمة الجمل ( وانه يقل حواها ) اي حول بعض  
عنها ( قتل كثير ) اي جمع كثير من المقتولين قبل  
كثيرة نظرا الى الجماعة ( ونحو بعد ما كادت ) اي  
عن ابن عباس ( فبحث ) بفتح الباء وكسر ها اي  
خروجها ( اي توجهها من مكة ) الى البصرة ( كما  
الحوآب سمعت نباح الكلاب فقال ما طفي الارواح  
عليه وسلم قال لنا ايكن تنج عليها كلاب الحوآب  
( وان عمارا ) وهو ابن ياسر ( تفقه الفقه الماعية  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمار فتلك الفئة الباغية  
( اصحاب معاوية ) اي بصفين ودقه على رضى الله  
سنة فكانوا هم البغاة على على بدلالة هذا الحديث

ابن سمية مع الحق وقد كان مع على رضى الله تعالى عنهما واما تاويل معاوية او ابن العاص  
بان الباغي على وهو قتله حيث حله على ما دى الى قتله فجوابه ما نقل عن على كرم الله وجهه  
انه يلزم منه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قتل حرة عمه والحاصل انه لا يبدل عن حقيقة  
المباراة الى بجر الإشارة الابد ليل طاهر من عقل او نقل بصرفه عن ظاهره نعم حاية العذر  
عنهم انهم اجتهدوا واخطأوا فالمراد بالباغية الخارجة المتجاوزة لا الطالبة كما طنه بعض

ملا علی قاری فرماتے ہیں:- غایت امر حضرت معاویہ وگروہ  
کا یہ ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس میں خطاء کی  
رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ  
اور باغیہ سے حدیث عمار میں مراد ایسا خروج کرنے  
والے ہیں جو حد سے تجاوز کریں...



## دفاعِ حقانیتِ اُمیہ و مائے

محکم دلائل سے مزین و متنوع

مکتبہ المدینہ، مدینہ منورہ

واقع حضرت امیر  
 لکھا ہے کہ آپ کسی دوسرے معاملہ کی بشارت چاہر  
**لوں اعتراض:** نبی ﷺ نے حضرت  
 جماعت قتل کرے گی“ (۱) اسے مسلم نے روایت کر  
**جواب:** اہل سنت کا اس پر اجماع ہے  
 خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم  
 نمی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے  
 حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت  
 مگر ہیں۔ لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہر  
**دسواں اعتراض:** یہ واقعہ کئی طرق سے  
 عبد الرحمن احمد نسائی سے عرض کیا کہ وہ انھیں  
 حدیث سنائیں، آپ نے فرمایا: میں حدیث ”لا  
 سے کوئی حدیث نہیں جانتا، اور ایک روایت میں

طرح ارشاد فرمایا تھا، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار نہیں جس  
**جماعت**  
**جواب:** اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ جن لوگوں نے حضرت علی کے خلاف  
 خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا مگر یہ کہ بغاوت اجتہادی  
 نمی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس  
 حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے طلب  
 لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہوئے (جس کا معنی ہے چاہتا طلب کرتا ہے)

امام عبد العزیز پر ہارویٰ قسمرماتے ہیں جنہوں نے حضرت  
 عسلی کی طرف علم بغاوت بلند کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا  
 معافی کر دی جائے گی اسی طرح ملا عسلی و ہارویٰ قسمرماتے  
 ہیں حضرت معاویہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے  
 تھے لفظ باغی کا معنی طلب کرنا

دعا گو نعمان علی

سمیر القادری

حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی مشہور مسند تصنیف  
غنیۃ الطالبین

# غنیۃ الطالبین

ترجمہ

میری خدمت میں کائنات کے سب سے بڑے حکیم و مصلح  
سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دوبلہ شہر حضرت شمس صمدی بریلوی صاحب شریعت  
میں تالیف فرمائی

ارشاد برادر

۱۵۹۱ھ تک تالیف فرمائی کہ کتاب کو سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ ورضوانا بینما ہم فی رُجُوہِہم قِسمُ اثَرِ  
التَّجَوُّدِ ذَالِکَ مَثَلُہُمْ فِی التَّوَكُّلِ وَتَقَاتُہُمْ فِی الْإِیْجَالِ  
کَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاۃً فَأَنْزَلَہَا فَاسْتَفَلَّتْ فَاسْتَوٰی عَلٰی  
سَوَیْہِ یُغِیْثُ النَّارَ لَیَغِیْظَ بِہُمْ الْکُفَّارَہ

یہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں فرمائی اور سیدنا فی ثانیہ میں اور ابوبکر  
اشید ام علی الکفار حضرت عمر بن الخطاب میں اور دوحنا  
حضرت علی ابن ابی طالب میں دِیَلْتَعُوْنَ فَضْلًا تَمِیْنُ اللہ ویرہ  
حضرت زبیر میں اور بینما ہم فی رُجُوہِہم قِسمُ اثَرِ التَّجَوُّدِ  
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ رسول حضرات ایسے  
اَخْرَجَ شَطَاۃً میں شیطا رکھتی کی سب سے پہلی نکلنے والی کو نیل یا کوا  
سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول  
محمدی اللہ عنہ کے ذریعہ اس سونی یعنی رسول اللہ کی مودائی (یعنی طاقت)

کے اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے اس  
میں بحث و گفتگو کی جائے اجماع کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (اہل حقانی  
معاظے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا دُور ہو جائے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ در حضرت طلحہ حضرت  
زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہ کے درمیان اختلاف واقع ہو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان  
میں اختلاف برکت نہ کرے اور زبان کو بند رکھے ہر صحابی کی بزرگی اور نصیحت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

حضور غوث اعظم فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن  
باتوں میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے ان سے زبان کو  
روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا  
جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیے جائیں اور ان کے معاظے خدا کے  
سپرد کرنا واجب ہے

دعا  
نعمان علی  
سید القادری

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله ، نحمده ، ونستعينه ،  
شروء أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، إنه من  
يُضِلُّ فلا هادي له .

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك  
ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه  
أجمعين :

فإن الصحابي الجليل معاوية بن أبي سفيان  
فإنهم قد ناصبوه العداوة كما ناصبوا كثير  
والكراهة والذم ، ذلك العداوة الذي لم

حتى صار من شعارهم الواقعة في صحابة النبي ﷺ والخوض في  
أعراسهم ، ومن شعار أهل السنة والسلف وأهل الحديث وعموم الأمة  
الترضي على صحابة النبي ﷺ ، والترحم عليهم ، وعدم الخوض فيما  
شجر بينهم ، فهم ما بين مجتهد مصيب فله أجران ، ومجتهد مخطئ فله  
أجر واحد ، وكلهم مشمول بالثناء الحسن والترضي والتقلعة بنص الكتاب  
والسنة المشرفة .

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

ومن الرجال كأيها أبي

في النبي ﷺ والخوض في

أهل الحديث وعموم الأمة

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

صحابہ کرام کے درمیان جو مشابہات ہوئے ان میں

وہ سمجھتے تھے اور جنہوں نے غلطی کی وہ ایک لہر

کا مستحق ہے ایست و الجماعت و سلف صالحین کا بھی یہی عقیدہ ہے

الأحادیث النبویة

فصل من معاوية بن أبي سفيان

رواية بسبع

محمّد الأمين الشنقيطي

منحة ذي الجلال

فصل من معاوية بن أبي سفيان

بفتح

عمر وعبد المنعم سيم

دار الحديث  
للمطبوعات



المكتبة الفلسفية

# کتاب الاِشْتِاقِ

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمين الجويني  
(۳۱۹-۴۰۸ هـ)

مطبعة وتحرير

المستشار

توفيق علي وهبة

مؤلف الكتاب

أحمد عبد الحميد الساج

الناشر

مكتبة الشريعة الإسلامية

المخالف غير جائز، وقد حصل  
الإمامين شسوع النوى فلاحتهال

[فهي]

من انعقدت له الإمامة بعقد  
حدث وتغير أمر، وهذا يجمع  
الإمامة بفسقه، فانخلاءه من غير  
خلعه، وامتناع ذلك، وتقويم  
ذلك من المجتهدين عندنا فاعلم

وخلع الإمام نفسه من غير  
عليه السلام نفسه فذلك ممكن

من شرائط الإمام أن يكون من أهل الاجتهاد،

غيره في الحوادث وهذا متفق عليه. ومن شرائط الإمام  
متصدياً إلى مصالح الأمور وضبطها، فانجدة في تحيها

هذا، أما حصة... في القاطع... لا... الإمامية

امام الحرمين جويني امام کی شرائط میں سے اسکا اہل  
اجتہاد سے ہونا ہے.. (امام حسن کے بعد معاویہ کی  
امامت پر امت کا اجماع ہوا معلوم ہوا حضرت معاویہ  
مجتہد تھے ورنہ امام حسن ان کو کبھی بھی خلافت نہ سونپتے)

مأجور لاجتهاده ونيتہ فی طلب الخير ، فهذا قطعنا علی صواب علی رضی اللہ عنہ وصحة امامته ،  
وأنه صاحب الحق وأن له أجره أجر الاجتهاد وأجر الإصابة ، وقطعنا أن معاوية رضی اللہ عنہ ومن  
معه مخطئون مأجورون أجرا واحدا . وأيضا فالحديث الشريف الصحيح عن رسول اللہ ﷺ أنه  
أحبر عن مارقة تمرق بين طائفتين من أمته يقتلها أولى الطائفتين بالحق ، فمرقت تلك المارقة وهم

بالحق ، وأيضا الخبر الصحيح عن رسول اللہ ﷺ

الْفَضْلُ

في

الملك لا حول ولا قوة الا بالله

بإيف

الإمام أبو عبد الله بن أحمد المعروف بابن حزم الظاهري

المتوفى سنة ٤٥٦

الجزء الرابع

تحقيق

الدكتور عبد الرحمن بن محمد

مجمع الملك سعود بن عبدالعزيز  
لدراسات وإحياء التراث

الدكتور محمد بن عبد الرحمن بن محمد

مجمع الملك سعود بن عبدالعزيز  
لدراسات وإحياء التراث

دار الكتب  
بدمشق

قال أبو محمد : المجتهد المخطيء إذا قاتل على  
عالم بأنه مخطيء فهو فقة باغية ، وإن كان  
وأما إذا قاتل وهو يدري أنه مخطيء فهذا محارب تلم  
لا المجتهد المخطيء ، وبيان ذلك قول الله تعالى :  
فإن هفت أحدهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي  
أخوة فأصلحوا بين أخويكم ٢١٧ .

فهذا نص قولنا دون تكلف تأويل ولا ز  
عز وجل مؤمنين باغين بعضهم إخوة بعض في ح  
بالإصلاح بينهم ، وبينهم ، ولم يصفهم الله عز وجل  
وإنما هم مخطئون فقط باغون ولا يهد واحد منهم  
يسار ابن سبع السلمي (٢١٨) ، شهد بيعة الرضوان  
وأنزل السكينة عليه ورضي عنه ، فأبو العادبة رضي  
أجرا واحدا ، وليس هذا كقتلة عثمان رضي الله  
أحدا ولا حارب ولا قاتل ولا دافع ولا زنا بعد  
فساق محاربون سافكون دما حراما عمدا بلا تأويل على سبيل الطم والعلوان فهم فساق ملعونون .

امام ابن حزم متوفى 456ھ فرماتے ہیں ہم قطعی طور

پر کہتے ہیں کہ حضرت علی صواب پر تھے اگلی

امامت صحیح تھی وہ صاحب حق تھے انکے لئے دو

اجر ہیں ایک اجتہاد کا اجر دوسرا اجتہاد میں مصیب

ہونے کا اجر اور ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت

رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

معاویہ اور انکے ساتھی (اجتہاد میں) مخطئی تھے مگر (اللہ کی طرف سے) اجر دئے گئے ایک اجر...







۱۶۱۔ مَا قَدْ رُبَّ مَا مِنْ أَنْ يُحِيطَ

عَنْ

۱۶۲۔ وَاحْذَرِ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ

بِفَضْلِهِ

۱۶۳۔ فَبِأَلَةٍ عَنْ اجْتِهَادٍ قَدْ

فَانْتَمَ

۱۶۴۔ وَتَعَذُّهُمْ فِي الثَّابِتُونَ

عَنْ يَمِينِهِ مَعَ وَاحِدٍ عَنْ

۱۶۲۔ وَاحْذَرِ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ تَرَى

بِفَضْلِهِمْ شَقَا عَزَى لَوْ تَرَى

۱۶۳۔ فَبِأَلَةٍ عَنْ الْجِهَادِ قَدْ ضَلَّ

مَنْشَرٌ أَنْ يَلْقَى مِنْ يَدِهِ حَزْزٌ

فِي ذِكْرِ كَرَامَاتِ

۱۶۵۔ وَكُلُّ شَاخٍ أَيْ عَنْ صَالِحٍ

بِمَنْ تَابِعَ بِشَرِيعَتِنَا وَنَاصِحٍ

امام سفارینی فرماتے ہیں :-

صحابہ کے فضل کیوجہ سے انکے مانین جو کچھ

ہوا اس میں غور و خوض منع ہے جو کچھ ہوا اجتہاد

کے سبب ہوا رضوان اللہ علیہم اجمعین

أَمَّهُ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : « تَقْتُلُ عِمَارًا الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ » .

وَقَدْ فَتَنَ الْحَبَشَةُ الْمَدِينَةَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ ، أَمَّا الْإِسْلَامُ ... فَتَنَ الْمَدِينَةَ أَمَّا سَلَمَةُ

وَقَالَ أَحْمَدُ : لَا أَتَكَلَّمُ فِي هَذَا ، السَّكُوتُ عَنْهُ أَسْلَمَ .

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ : « وَيَعْرِ عِمَارٌ ، وَ

أَوَّلُ أَمْرِهِ <sup>(۱)</sup> :

« اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

وَمِثْلُ ارْتِجَاؤِهِ عِنْدَ حَفْرِ الْخَنْدَقِ بَقِيَّةُ

« اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ <sup>(۲)</sup> : أَبْنَاءُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَذِيلِ ، قَالَ : لَمَّا

يَحْمِلُونَ ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْمِلُ هُوَ

نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ

وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « قَالَ

وَقَدْ كَانَ عِمَارٌ اشْتَكَى قَبْلَ ذَلِكَ

فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَتَفَضَّلَ لَبَّيْتَهُ ، وَ

« يَا بَنَ سُمَيَّةَ ، تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ » .

## فَتْحُ الْبَيْتَيْنِ فِي شَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

هَذَا مَعَ تَرْجُمَةِ الْفَتْحِ سَنَةِ الثَّلَاثِ أَوَّلَ الْفَتْحِ عِنْدَ مَكَّةَ

الْمَدِينَةِ سَنَةِ الثَّلَاثِ أَوَّلَ الْفَتْحِ عِنْدَ مَكَّةَ

الْشَيْخُ أَبُو بَكْرٍ رَجَبُ بْنُ رَجَبٍ

۳۳۹ - ۷۱۵ هـ

تَعْقِدُ

أَبُو مَهْدِي

عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْمَدِينَةُ النَّبَوِيَّةُ

الْمَدِينَةُ النَّبَوِيَّةُ

ابن رجب حنبلی نے امام احمد بن حنبل کا مذہب  
سکوت قرار دیا ہے... رحمہا اللہ

دعا گو

سمیر القادری

صَحِيحُ مُسْتَدْرَكُ  
بِشَيْخِ التَّوَوُّيِّ

عبد اللہ بن عبد اللہ

الحداد

۲۹ فروری ۱۴۰۲ھ

بیت اللہ

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ  
رَسُولِ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ  
مَا ظَلَمْتُ بِأَثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ

الاطراف والأردال تحزبوا وقصدوه من مصر فوجدوا  
حقاً لا خلافته الله عنه خلافتهم  
اہل حق کا اجماع ہے  
کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں

عنهم ومما ورد من ذلك احدا منهم عن العلاء لا منهم جندب بن  
الغطفاء اذ قال لما مضى الاختلاف المحدث بعد في مسائل هذه الجماعة غيرها ولا  
البغاة عليه فكلهم معذرون رضى الله عنهم ولهذا اتفق أهل الحق ومن يمتد به في الاجماع على  
قبول شهادتهم ورواياتهم وكما عدالهم رضى الله عنهم أجمعين  
وأن مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی سب کے  
معذور تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور سب اہل  
حق کا آپس میں اجماع ہے کہ صحابہ کرام سے اگر  
بغاوت ہوئی ہو جب بھی انکی گواہی روایات مقبول ہیں  
رضی اللہ  
عنہم اجمعین  
اور وہ سب عادل ہیں



أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا جَابَانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَوْدَامٍ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ  
مَا ظَنَّكَ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابَانٍ

صحيح مسلم  
بشريح النووي

۱۳۰۰  
 ۱۳۰۱  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۳  
 ۱۳۰۴  
 ۱۳۰۵  
 ۱۳۰۶  
 ۱۳۰۷  
 ۱۳۰۸  
 ۱۳۰۹  
 ۱۳۱۰  
 ۱۳۱۱  
 ۱۳۱۲  
 ۱۳۱۳  
 ۱۳۱۴  
 ۱۳۱۵  
 ۱۳۱۶  
 ۱۳۱۷  
 ۱۳۱۸  
 ۱۳۱۹  
 ۱۳۲۰  
 ۱۳۲۱  
 ۱۳۲۲  
 ۱۳۲۳  
 ۱۳۲۴  
 ۱۳۲۵  
 ۱۳۲۶  
 ۱۳۲۷  
 ۱۳۲۸  
 ۱۳۲۹  
 ۱۳۳۰  
 ۱۳۳۱  
 ۱۳۳۲  
 ۱۳۳۳  
 ۱۳۳۴  
 ۱۳۳۵  
 ۱۳۳۶  
 ۱۳۳۷  
 ۱۳۳۸  
 ۱۳۳۹  
 ۱۳۴۰  
 ۱۳۴۱  
 ۱۳۴۲  
 ۱۳۴۳  
 ۱۳۴۴  
 ۱۳۴۵  
 ۱۳۴۶  
 ۱۳۴۷  
 ۱۳۴۸  
 ۱۳۴۹  
 ۱۳۵۰  
 ۱۳۵۱  
 ۱۳۵۲  
 ۱۳۵۳  
 ۱۳۵۴  
 ۱۳۵۵  
 ۱۳۵۶  
 ۱۳۵۷  
 ۱۳۵۸  
 ۱۳۵۹  
 ۱۳۶۰  
 ۱۳۶۱  
 ۱۳۶۲  
 ۱۳۶۳  
 ۱۳۶۴  
 ۱۳۶۵  
 ۱۳۶۶  
 ۱۳۶۷  
 ۱۳۶۸  
 ۱۳۶۹  
 ۱۳۷۰  
 ۱۳۷۱  
 ۱۳۷۲  
 ۱۳۷۳  
 ۱۳۷۴  
 ۱۳۷۵  
 ۱۳۷۶  
 ۱۳۷۷  
 ۱۳۷۸  
 ۱۳۷۹  
 ۱۳۸۰  
 ۱۳۸۱  
 ۱۳۸۲  
 ۱۳۸۳  
 ۱۳۸۴  
 ۱۳۸۵  
 ۱۳۸۶  
 ۱۳۸۷  
 ۱۳۸۸  
 ۱۳۸۹  
 ۱۳۹۰  
 ۱۳۹۱  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۳  
 ۱۳۹۴  
 ۱۳۹۵  
 ۱۳۹۶  
 ۱۳۹۷  
 ۱۳۹۸  
 ۱۳۹۹  
 ۱۴۰۰

الأطراف والأرذال تحزبوا وقصدوه من مصر فعجز

تمام صحابہ کرام  
مجتہد تھے

اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدد في مسائل من الدماء وغيرها ولا

لا حلاوة لغيره وامام معاوية رضي الله عنه فهو من العدول "الفصلاء" والصحابه اسجاء رضي الله عنه واما الحروب التي حرت فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب أنفسها بسبها وكلهم عدول رضي الله عنهم ومتأولون في حروبهم وغيرها ولم يخرج شيء من ذلك أحدا منهم عن العدالة لأنهم مجتهدون احسنوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدم في مسائل من الدماء وغيرها ولا يلزم من ذلك نقص أحد منهم واعلم أن سبب تلك الحروب أن القضايا كانت مشتبهة فلشدة اشتباهها اختلف اجتهادهم وصاروا ثلاثة أقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد أن الحق في هذا الطرف

حضرت امیر معاویہ عادل نجباء اور فاضل صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ  
 اور ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں اور سب سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں اور سب صحابہ عادل ہیں سب صحابہ تاویل پر  
 تھے ان جنگوں میں اور کوئی بھی عدالت سے نہیں لگتا کیونکہ

وہ مجتہد تھے اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہوتا ہے

﴿الحرف الرابع والعشرون من﴾

# کتاب المناقب والصفات النبي

وكتب ما هو له من  
صفه محمد النبي  
الطاهر والبر والبر  
ثم اوردت مع السورة  
وبجميع السكتات  
نوي شروحاتها

﴿من﴾ فليكن من صفات النبي صلى الله عليه وسلم  
ما هو من صفات النبي صلى الله عليه وسلم

دار الفقه  
مطبعة

معاوية رضي الله عنه ما قل عن اعتقاد  
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخذ  
له عليه السلام يوما إذا ملكت أمر أمتي  
رضي الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان  
واجب عليه من الاتقياد له لا يجوز أن يفل  
الفضل رحمه الله كان ينال منه في الابتداء  
موضع قدمه فهو بطؤها وتالم من ذلك وقت

حضرت معاوية كاتب وحي  
الله أمير المؤمنين الله عليه السلام  
میں سے ہیں

في القتل  
أ أن فتنة  
م على في

معاوية رضي الله عنه ما قل عن اعتقاد  
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخذ  
له عليه السلام يوما إذا ملكت أمر أمتي  
رضي الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان  
واجب عليه من الاتقياد له لا يجوز أن يفل

الفية وأنه برخص له في ر  
من إيراد الحديث أن يبر  
لأنه قال لو علمت أنه بقا  
السوط أشد من فتنة أ

ایمام حسن مثنوی نے فرمایا ہے میں معاویہؓ کیلئے حساب

میں سے ہیں معاویہؓ کیلئے وہ امیر المؤمنینؓ تھے

رحول اللہؓ نے ان کی پادشاہت کی خیر دہی تھی

جیسا کہ معاویہؓ نے کہ جیسا کہ میں پادشاہت نے تو احسان

کریا اللہؓ ان کی حکومت حضرت مسیحی کے بعد ہے اور وہ

حضرت مسیحی سے مسلمان ہیں (مجتہد) مثنوی تھے اور

اس کے بارے میں اس کے زیادہ بولسا اور صحت نہیں



# فتاویٰ نورینہ

جلد اول

مفت محمد رفیع نورانی صاحب  
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ، لاہور

مفت محمد رفیع نورانی صاحب  
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ، لاہور

مفت محمد رفیع نورانی صاحب  
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ، لاہور

Click For More

<https://archive.org/details/@ozhalibhasanattari>

نمبر ۲: جو شخص حضرت معاویہ بن ابی سفیان

کشتی کرے اور فاسق تک کے کیا وہ

فلس: محمد رفیع

غیب



جو صحابی رحل امیر مصلیٰ  
کی کشتی کرے اس کے پیچھے لا پڑنا  
مکروہ تحریمی ہے

السلام علیکم ورحمۃ ربکم والبرکات۔ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ و اہم ترین اشیاء ہے کہ حضرت ابو بکر  
صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد از نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اور پوری حضرت معاویہ بن ابی سفیان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی و در واجب الاحترام ہیں لہذا ایسے شخص کے پیچھے جتنی کی ناکہ کردہ تحریر و واجب  
الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و علی  
الہو اصحابہ و اہل بیتہ وسلم۔

مفت محمد رفیع نورانی صاحب

۶-۲-۶۹ ۱۳۸۹ھ

شیخ الحدیث مفتی ابو الخیر نور اللہ نعیمی فرماتے ہیں  
جو شخص معاویہ بن ابی سفیان کو معاذ اللہ فاسق  
کہے یا گستاخی کرے اس کے پیچھے نہ لاسکرہ تحریمی  
واجب الاعادہ ہے



فرقہ وہ ہے جو باطل تاویل سے امام کی مخالفت کرے اور اس کا اطاقت خارج ہو جائے جنت اور دوزخ سے مراد ان کے اسباب ہیں اور وہ حضرت عمار کو قتل کرنے والے خارجی تھے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج کی کے درمیان حکم مقرر کرنے کے بعد ہڑنی مٹی اور یہ حکیم صلین کی جنگ ختم ہوئی۔ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو چکا تھا اس کے بعد خارجیوں کا شمار نہیں ہوتا۔



<https://archive.org/details/BiharRahsanatTari>

صحیح ہے کہ حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے ہر ایک اپنے حق پر جانتا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جاعت اور لشکر یہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ اپنے مخالفین کو جنت میں جاعت کی طرف بلاتا ہے جس کا رچ فتنہ الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگر ان کو علامت نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے۔ میں برسرِ بیکار تھے چونکہ فتنہ الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت مخالفین کو فتنہ خیز سے بچا رہا ہے۔ مگر ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کشتہ خیزانہ کے مقدس خطاب سے یاد فرمایا ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ معاویہ کو ہم امت دے دے اور اس کے باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فقیہ کہا (ترمذی) اس حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی حق جگہ تھی جبکہ آپ نے مستقبل میں ہونے والی جائز ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔

### صحیح الحدیث علامہ غلام رضوی فرماتے ہیں حضرت

علی و معاویہ کے درمیان جو جگہیں ہمیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں وہ سب مجتہد تھے اور اپنے آپ کو حق پر جانتے

تھے۔ مولا علی حق پر تھے (اور حضرت معاویہ کی

خطا اجتہادی تھی) اور ہمارے لئے مناسب تھی کہ ہم امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بدگمانی کا

شکار نہ بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے

صحابہ کو کشتہ خیزانہ کا خطاب فرمایا ہے۔



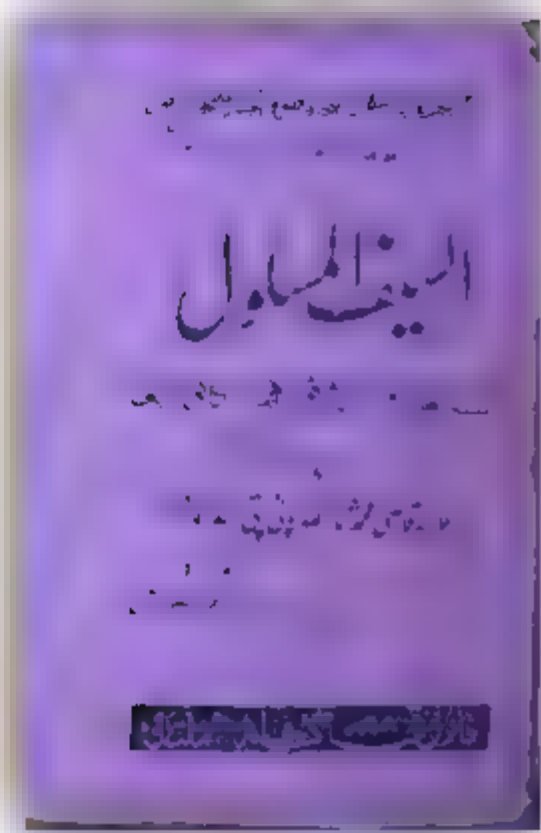
سے نہ سرواں اس میں ایسا نہ ہے۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے نہیں سمجھتا مگر دنیاوی جھگڑے میں اسے قتل کر دیا۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے جیسے حلال نہ سمجھتے ہوئے شراب پینا اور نماز کا قصد ترک کرنا۔ اور تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا دوسرے مومن کو قتل کرنا۔ یہ نہ کفر ہے نہ فسق اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ اسی تیسری قسم میں داخل ہے۔ آپ مجتہد تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں خطا کرے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔

اگر ہمارا یہ جواب معترض کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ہوگا کہ انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ میں بے شمار مومنوں کو قتل کیا اور کرایا۔ خدائے عز و جل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقہی ملت مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں  
تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا  
دوسرے مومن کو قتل کرنا نہ کفر ہے نہ فسق  
اور حضرت معاویہ کی جنگ اس تیسری قسم میں  
داخل ہے آپ مجتہد تھے اور جب مجتہد خطا کرے  
تو کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر ہمارا یہ جواب  
معترض کو کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض  
مولا علی پر ہی ہوگا کہ انہوں نے حضرت عائشہ  
و امیر معاویہ کی جنگوں میں بے شمار مسلمانوں  
کو قتل کروایا







حضرت معاویہؓ کی اجتہادی خطا اور اس معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے اجتہادی غلطی ہوئی۔ باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے، جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے، اور حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے، اور انہوں نے بیعت کر لی، تو بغاوت خلیفہ

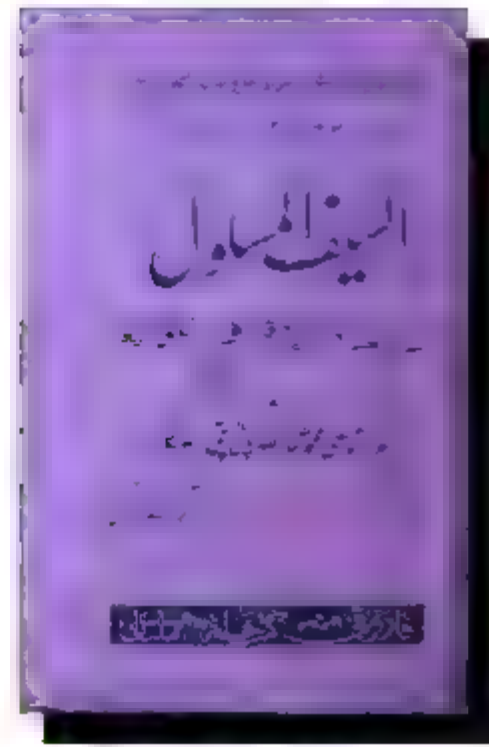
تقاضی شام اللہ پانی پتی فرماتے ہیں ہر حال اس

رضی اللہ عنہ

معاملے میں حضرت معاویہؓ سے اجتہادی خطا ہوئی

رضی اللہ عنہ

باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے



اس نزاع نے ایمان | چونکہ حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت کا نہ تھا، بلکہ طلب قصاص  
معاویہ پر کوئی اثر نہ ڈالا | کی بنا پر ایک اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے، اس میں ان کو  
ایک ذرا اب ملے گا، اس بنا پر معاویہؓ اور ان کے ساتھی گنہگار نہیں قرار دیئے جا سکتے۔  
اگر بالفرض حضرت معاویہؓ نے عدا اور دیدہ دانستہ بغاوت کی تھی، تو بھی ان پر اس  
وجہ سے کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا جاسکتا، کہ یہ قرآن پاک کی اس آیت سے انکار

قاضی شاہ رحمہ اللہ پائی پتی فرماتے ہیں حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت نہیں تھا بلکہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے جس کی  
وجہ سے اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے اس میں ان  
کو ایک اجر ملے گا اور ان کے ساتھی گنہگار قرار نہیں دیئے جائیں گے اور اگر کوئی یہ معاویہؓ پر گستاخی کا فتویٰ صادر کرتا ہے تو وہ قرآن کا منکر ہوگا

روحه : ومن رضى بقتل عمار رضى الله عنه كان حكمه حكمها أى حكم  
الفئة الباغية التى قتلته ، ويروى أن معاوية تأول أن الذى قتله هو الذى جاء

به الى منون مقاتله فما قتله الا الله  
بقوله فرسول الله صلى الله عليه  
المشركين ، ولا يخفى أن حجة مع  
قال شيخ الاسلام ابن تيمية قدس  
الله عنه هذا هو الصواب . انتهى  
والصواب مع أمير المؤمنين أبي  
أبي طالب رضوان الله عليهم أجمعين  
وأما معاوية رضي الله عنه فهو

حق  
 فی  
 الس  
 أط  
 الش

قال  
 سل  
 له  
 بی

رضى الله عنه  
 الامير معاوية  
 مجتهد  
 حق

أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في البيعة كما فعل الناس ثم يحاكم المدعى عليهم عندي فاحكم بما أنزل الله ، فأبى معاوية حتى جرى ماجرى ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وكان أهل الشام يسمون قتل عمار فتح الفتوح

وأما معاوية رضي الله عنه فهو مجتهد مخطيء وليس له يومئذ في الخلافة حق ومن ثم قال له أبو مسلم الخولاني أنت تنازع علياً

الحجج والبراهين والقرائن

میں نے اپنے آپ کو بے اختیار ہنس دیا۔

امام السفارینی حنبلی فرماتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد مخطی تھے



رسک دمانهم بان يتحزبوا عليهم . ولكم المسلمین ایدیہم عنہم ، وذلك محانب لقولہ ﷺ .  
 « حذروا علی ایدی ستمہائکم » (۱) . قد ابن العربی . هذه الآية اصل فی قتال المسلمین ،  
 وعمدہ فی حرب المتأولین ، وعینہا عون لصحابة ، وإلیہا لجأ لاعیان من أهل ملکہ . وإیہا  
 عسی السی ﷺ بقولہ « مثل عماراً لثنتہ الذغیہ » (۲) وقولہ ﷺ فی شأن الحوارج « بخرجون  
 علی حین فرقة من الناس تقتلہم أولى لطائفین بالحق » .

الاستہراء . وحکی أبو رید : سحرت بہ وصحکت بہ وهزأت بہ ، وقال الاختش . سحرت  
 مہ وسحرت بہ ، وصحکت مہ ، وصحکت بہ ، وهزأت مہ وهزأت بہ ، کل ذلك بقل ،

والاسم السخریة والسخری، وقرئ بہم فی : لا یأخذ بعضہ

[ ۳۶ ] ومعنی الآية : الہی للمؤمنین عن أن یتہزؤ بعضہم ببعض  
 عسی أن یكونوا خیراً منہم ﴿ ای أن یكون المسخور بہم عند

ولما كان یحفظ قوم مختصاً بالرجال ؛ لانہم القوم علی النساء  
 نساء من نساء ﴿ ای ولا یسحر نساء من نساء ﴿ عسی أن یکن

یعنی : خیراً من الساکرات منہن . وقیل : أفرد النساء بالذکر  
 تلمزوا أنفسکم ﴿ اللمز العیب ، وقد مضی تحقیقہ فی سور

یلزمک فی الصدقات ﴿ [ التوبة : ۵۸ ] قال ابن جریر . اللمز  
 والهمز لا یكون إلا باللسان . ومعنی ﴿ لا تلمزوا أنفسکم ﴿

قوله . ﴿ ولا تقتنوا أنفسکم ﴿ [ النساء : ۲۹ ] وقوله : ﴿ ف  
 [ ۶۱ ] قال مجاہد وقتادة وسعید بن جبیر : لا یطعن بعضکم

یعنی بعضکم بعضاً ﴿ ولا تباروا بالآلقاب ﴿ التبار : التفاعل  
 والتبیز بالتحریک اللقب ، والجمع ألقاب ، والألقاب جمع لقب

الإنسان ، والمراد هنا : لقب السوء ، والتباز بالآلقاب أن یلقب  
 قال المفسرون . هو أن یقول لأخیہ المسلم : یا فاسق یا منافق ، أو یقول لمن أسلم : یا یمونی ،

یا فاسق یا منافق ، أو یقول لمن أسلم : یا یمونی ،

## فَتَحُّ الْقَلْبِ

الجامع بین معنی التزانیة والتضاد من علم التفسیر

مؤلفہ

محمد بن علی بن محمد الشوکانی

للمنفی بفسطاط

مستند و مرجع الخیر

المرکز غیبة الرحمن حمیرہ

مطبعہ دار الفکر بیروت

بیت الطباعة والانتشار

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں یہ

آیت مسلمانوں کے قتال کی اصل ہے اور بہت عمدہ تاویل

جنگ کرنے والوں کے بارے میں اور وہ صحابی جو تاویل

شرح الفقه الأكبر  
الشيخ السبكي لآداب أبي حنيفة النعمان  
الكتاب

١٥٤١  
الطبعة الأولى  
الطبعة الثانية  
الطبعة الثالثة

(١٥٤٤)

الطبعة الرابعة

الطبعة الخامسة

الطبعة السادسة

الطبعة السابعة  
الطبعة الثامنة

حقا لعلمه ان ذلك ليس بوقت قبل  
وقت الخلفاء قبله كان حقاً لعلمه  
صار الامر اليه واظهر واعلن  
السداد والرشاد كما مضى من قبله  
على السداد والرشاد متبعين لكتابه  
الاثمة الأربعة المجمع على  
عنهم . وقد روى شريح بن الحارث  
نباة عن سعيد بن جهمان قال

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333هـ ثلاثون سنة تم ملك بعد ذلك  
فرماتے ہیں امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی الزبير وعائشة رضي الله  
عنهم قال كان علي بن ابي طالب واجتهاد وعلي الامام وكلهم من  
اهل الاجتهاد، وقد شهد لهم النبي ﷺ بالجنة والشهادة فدل  
على انهم كلهم كانوا على حق في اجتهادهم، وكذلك ما جرى  
بين علي ومعاوية رضي الله عنهما كان على تأويل واجتهاد في الله  
وكل الصحابة ائمة مأمونون غير متهمين في الدين وقد اثبتهم من

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333هـ فرماتے ہیں حضرت

علي ومعاوية کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور

حق مولا علی کی طرف تھا اور امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی

جواب : یہ جراثیم سے ممتنع من آیۃ و تنبیہا قرآنیہ تم تو مرد اس

یہ ہے کہ جو حکم منسوخ کیا جا آئے تو وہ کسی دوسرے حکم سے منسوخ کیا جاتا ہے اور وہ حکم ناسخ حکم منسوخ سے ہے باعتبارنا بدہ کے حق میں عباد کے اور باعتبار ثواب کے۔ یا حکم منسوخ کے برابر ہوتا ہے حق میں عباد کے نفع اور ثواب کے۔ تو متعدد حلال ہونے کا حکم منسوخ ہوا اور اس حکم حل متعد کے عوض میں یہ دوسرا حکم ہوا کہ متعد تو مبیہا کہ حلال ہونا اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اس سے پہلے اور بعد اس کے حکم مذکور ہوئے۔ دوسرا حکم ہے اور متعد کے حلال ہونے سے متعد کا حرام ہونا حق

وکنو ہونا محرم کا اور تو رشتہ یہ امور متفقہ کے حلال ہونے کی صورت میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ حکم نا سخی جنس سے حکم نہ کسی چیز کا عدل ہونا منسوخ کیا جائے اس حکم نا سخی سے کسی چیز کا عدل سے کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے تو اس حکم نا سخی سے اس شراب اور قمار کے حلال ہونے کے عوض یہ کوئی دوسری چیز

حضرت معاد کی  
خطۂ اجتہادی تھی

اس مقام کی لغزش فتح العزیز میں سب سے پہلی نشی منہاج الدین نے اس کی نقل کھوائی تھی۔ اس آیت کی تفسیر میں دو کی شان بعض حدیث بھی وارد ہیں۔ لیکن اب اس کے بارے میں حدیث و احادیث میں اختلاف ہے۔

درسہ کے حضرت امام محمدؒ، نو ۲ میت کے ساتھ دیکھا۔ ملاوت: "حضرات سے کہتا تھا: اے نبیؐ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہا کہتے ہیں حضرت معامیہ کی جو جنگیں حضرت علیؑ کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں



على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً  
﴿ وأجراً عظيماً ﴾ [ الفتح : ۲۹ ] وقوله تعالى  
ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين  
لومة لائم ﴾ [ المائدة : ۴ ] الآية وقوله  
﴿ هم الصادقون ﴾ [ الحشر : ۸ ] وإلى غير  
عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال  
لا تتخذوهم غرضاً بعدي فمن أحبهم فبحبي  
ومن آذاهم فقد آذاني ، ومن آذاني فقد  
يأخذه <sup>(۲۵۹)</sup> ( و ) لكن ( لا نفرط في  
منهم ) كما وقع لفلاة الروافض قبحهم الله



محمد طبع  
محمد

## صحابہ کرام کے درمیان

جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا

الرد عليهم قوله تعالى : <sup>(۲۶۰)</sup> الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة [ الأحزاب : ۵۷ ] كذا ذكره المنلا الساب الزاهد ( ونبغض من  
يبغضهم ) أو واحداً منهم ونسكت عن ذكر ما وقع بينهم فإنه الذي أدى إليه  
اجتهادهم قال ابن دقيق العيد في عقيدته : وما نقل فيما بينهم واختلفوا فيه فإنه

امام عبد اللہ الحنفی فرماتے ہیں صحابہ کرام کے درمیان

جو کچھ ہوا وہاں سکوت لازم ہے کیونکہ وہ محض اجتہاد کی بنا پر تھے

محدث ، تم استأذن عمر ، فأذن له وهو كذلك ، فتحدث ، ثم استأذن  
 عثمان ، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه ، فدخل  
 فتحدث ، فلما خرج قالت عائشة : دخل أبو بكر فأتى  
 تباله ، / ثم دخل عمر فلم تهتش ولم تباله / ، ثم دخل  
 وسوى ثيابه ؟ فقال : « ألا أستحي من رجل تستحي منه ؟ »  
 وفي « الصحيح » : لما كان يوم بيعة الرضوان ، و  
 عنه كان قد بعثه النبي صلى الله عليه وسلم إلى مكة  
 الرضوان بعد ما ذهب عثمان إلى مكة ، فقال رسول  
 وسلم / بيده / اليمنى : « هذه يد عثمان ، فضرب به  
 هذه لعثمان » (٢) .

شرح

## العقيدة الطحاوية

مجموع الفتاوى

محمد بن عبد الله بن أبي بكر

محمد بن عبد الله بن أبي بكر

قوله : ( ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه ) .

در الفتاوى

ش : أي : وثبت الخلافة بعد عثمان لعلي رضي الله عنه  
 عثمان  
 زمانه  
 قال  
 يؤتي

مسلمانوں کے سب سے  
 بہترین بادشاہ امیر معاویہ

سنين وتسعة أشهر ، وخلافة الحسن ستة أشهر . وأول ملوك المسلمين  
 معاوية رضي الله عنه ، وهو خير ملوك المسلمين ، لكنه إنما صار إماماً  
 حقاً لما فوض إليه الحسن من علمه رضي الله عنهم إيلخافة ، فإن الحسن  
 حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهم إيلخافة ، فإن الحسن  
 رضي الله عنه بايعه أهل العراق بعد موت أبيه ، ثم بعد ستة أشهر فوض

امام ابن ابی العز حنفی 792ھ فرماتے ہیں امیر  
 معاویہ مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور وہ مسلمانوں  
 کے سب سے بہتر بادشاہ ہیں

# امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکریم ایمان اتباع

اور اسلام ہے

## نام و نسب

حضرت امیر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب

نام و نسب کی تحقیق

نصیر الدین محمد بن علی

گیلانی پشاور درگاہ کولہ شریف

Marfat.com

بہر حال وہ جملہ امور اور بدعات جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں

انما قرین انصاف و دانش مندی نہیں اور ابن سب کے باوجود جناب

خارج کر یا دود انکار تارکات اور فضول تشریحات سے کاڑھ مشرک ثابت کرنا نہ صرف گناہ عظیم ہے

بلکہ مینے خیال کے مطابق توہین صحابیت رسول کریم صلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب

خواہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ از خود موجب کفر و الحاد ہے۔ رب العزت میں اپنی بیت اور صحابہ کرام

وہو سے عقیدت و محبت رکھنے کی تلقین ارزانی فرماتے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

اندر کس میں صحابی کا یہ مرتبہ و مقام تھا جس کی اتنی ہی عزت و تکریم کرنے کی اجیت و توسیق

کئے، کیونکہ میں اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ایمان ہے۔

پیر نصیر الدین شاہ لکھتے ہیں حضرت معاویہ کی توہین کرنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

توہین صحابی رسول ہے اور عظیم گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت دونوں سے محبت رکھنے کی توفیق

عطا فرمائے آمین اور جس صحابی کا جو بھی مرتبہ ہو اس کی عزت

و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین کیونکہ یہی اسلام ہے یہی ایمان ہے اور یہی اتباع ہے





امام ابوالشکور سالمی فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت معاذیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

371 خلافت و امامت کا بیان

تمہید (ابوالشکور سالمی) حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے۔  
ہاں (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی نہ ہم تکفیر کرتے ہیں نہ  
تقصیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَان طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوْا" یعنی  
دووں گروہوں کو مومن فرمایا اور دو طاقتوں نے یہی حضرت معاذیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے  
شکری ہیں۔  
اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اَنْ  
اَبْسَى هَذَا سَبِيْدٍ يُّصْلِحُ اللّٰهُ بِهِ بَيْنَ الْفِتْنَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" یہ میرا سردار ہے اور

تمہید ابوالشکور سالمی دعا کا طلبگار  
رحمۃ اللہ علیہ  
سمیر القادری  
نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تصدیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت بالاتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مآذول ہوتا ہے۔  
باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاذیہ کو اپنے  
دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں نے خطا کی اور  
ان کی خطا کبیرہ گناہ نہیں تھی کہ مرتکب کبیرہ کی تصدیق کی جائے یا تکفیر۔

پھر حضرت معاذیہ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہ حضرت زبیر  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم  
بھی نہیں کر سکتے کہ وہ بدیدہ و دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو یکہ  
یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقا و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عادل  
اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جمعہ جماعت صلوات حج اور  
تولیت قضا وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books



امام کمال بن ابی شریف ابن الصمام فرماتے ہیں علی رضی اللہ  
ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگیں ہوئیں وہ تعالیٰ عنہم  
اجتہاد پر مبنی تھی وہ حضرت عثمان کے قصاص اور اجماعین

قاتلین کو امیر معاویہ اور ان کے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

اللہ عنہ لمعاویہ ومن معہ لما بینہما من بذوة العہودۃ (کان مبغیا علی الاجتہاد)  
من کل منہما (لا منازعة من معاویہ) رضی اللہ عنہ (فی الامایۃ اذ ظن علی)  
رضی اللہ عنہ (أن تلیم قتلة عثمان) علی الفور (مع کثرة عشارم واختلاطهم  
بالسکریۃ الی اضطراب أمر الامۃ) للظنی التي ہا انتظام کما أهل الاسلام  
(خصوصا فی بدایہنا) قبل استحکام الامر فیہا (فرأی التفسیر) ائی تأخیر  
تسلیمہم (أموب الی أن یحقق التکون) منہ (و یقتلہم) أولا قولا (کان یمنہم  
عزم علی الخروج علی علی وقتلہ لما تالی یوم الجمل بأن یمرج عنہ قتلة عثمان  
علی ما قبل فی القصة من کلام الاشرار شخصی ان صح) ذلک (واللہ أعلم) أمصیح  
هو أم لا وقد کان الذین نالوا علی قتل عثمان رضی اللہ عنہ وحصرہ جوعا جمع من  
أهل مصر قبل تسلم ألف وقیل سبعمائة وقیل خسمائة وجمع من الکوفة وجمع من  
البصرة قدموا کلهم للعدیۃ وجرى منہم ما یرى یل قد ورد تسلم هم وعشارم  
نحو من عشرة آلاف فهذا هو الحلال لعل رضی اللہ عنہ علی السکتی من التسلم  
(أو) أمر آخر وهو (أنه) یعنی علیا رضی اللہ عنہ (رأی أنهم) ائی قتلة عثمان  
رضی اللہ عنہ (بنات) جمع بلغ (أما ما أتوا) من القتل (من تأویل قبلہ استعظما  
به دم عثمان) ورضی اللہ عنہ (لا لکلامه علیہ أمدا غدا أنا مسعة لما قبلہ

اللہ عنہ لمعاویہ ومن معہ لما بینہما من بذوة العہودۃ (کان مبغیا علی الاجتہاد)  
من کل منہما (لا منازعة من معاویہ) رضی اللہ عنہ (فی الامایۃ اذ ظن علی)  
رضی اللہ عنہ (أن تلیم قتلة عثمان) علی الفور (مع کثرة عشارم واختلاطهم  
(مر الاول للعالم کثیر) من اللہ ورحمہم اللہ تعالیٰ (ال أن قتلة عثمان لم یکنوا

# کتاب المسامیرۃ

فی شرح المسامیرۃ  
للکمال بن ابی شریف بن الصمام  
فی عام الکلام

مع حاشیۃ زین الدین قاسم علی المسامیرۃ مفصولہ بجدول  
المسامیرۃ فی شرح المسامیرۃ  
وشرحه الشیخ

الجزء الاول والثانی

الکتبۃ الذہریۃ للترتیب  
مبہم المارکون عند اصحاب دار عسکریہ



# الْقَامُوسُ الْمَحِطُّ

تألیف

العلامة القاري محمد بن محمد بن علي بن الفيروز آبادي

الطبعة سنة ۱۲۸۷

دعاگو

سمیر القادری  
نعمان علی

مکتبہ تحفہ القرآن لاہور

پتہ: ۱۱/۱۱/۱۱

طبعة فہرست سالانہ ۱۴۰۲ھ

مؤسسة الرسالة

واستبغوا: استبغوا، و- من الشيء: ترك بعضه، وبقي  
مخلد، كزبي: حافظ الأندلس، وبقية: مكدت ضعيف.  
وبقية وبقاء: اسماء. وأبقيت ما بيننا: لم أبلغ في إفساد،  
والاسم: البقية. وأولو بقية يتهون عن الفساد<sup>(۱)</sup>، أي:  
إبقاء، أو فهم. وبقاء بقياً: رصده، أو نظر إليه، وأرثه يارثة.

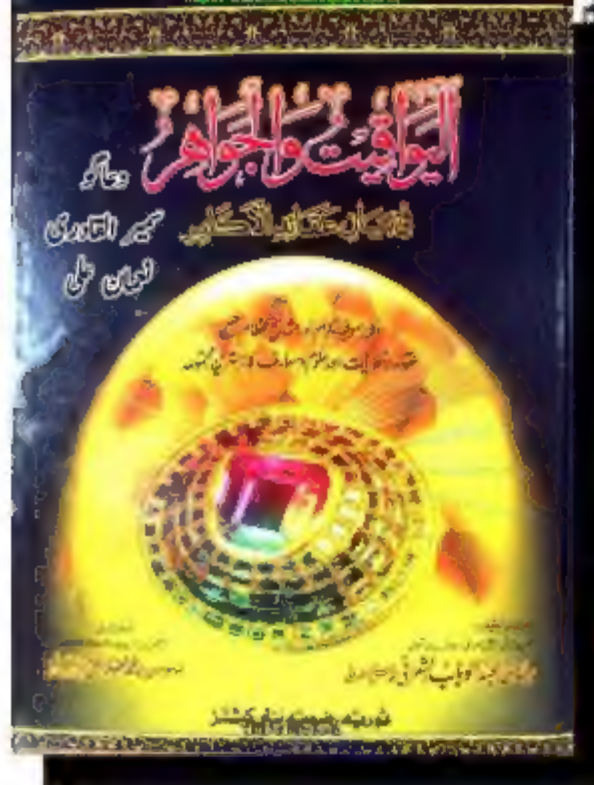
ي: بغيثة: بغيث، وبغية،  
بالكسر: طلب، وبغية،  
كزبي: ما، وبغية،  
المنبغية: وإن، وبغية،  
أعانه على طلبه، واستبغى القوم لبغوه، و- له: طلبوا له.

لفظ باغی  
کا اطلاق

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت  
سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا  
بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)  
امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر بھی معنی مراد لیا  
جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

رضی اللہ  
تعالیٰ  
مہم

رضی اللہ  
تعالیٰ  
مہم



جانی موت و ان کا عذاب ہے۔ اور نام آسانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مدیم رسالے میں فرماتے ہیں ہم پر فیتہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

## چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

### چوالیسویں بحث

#### مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ جان کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب برابر پائے گئے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتوں میں ملوث ہو یا نہیں ہوا۔ جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ اور انہما جمل کے در کا قتل۔ اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجوب اور انہما اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اس پر ہے اور ہر مہمتہ درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے۔

#### عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الاباری نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور بحمدہ تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مخدوش کرے۔ پس ہم ہی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتوں میں ملوث ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مہمتہ درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے